دشتِ احرام از اسما ملک بنتِ وقاص

WWW.NOVELSCLUBB.COM

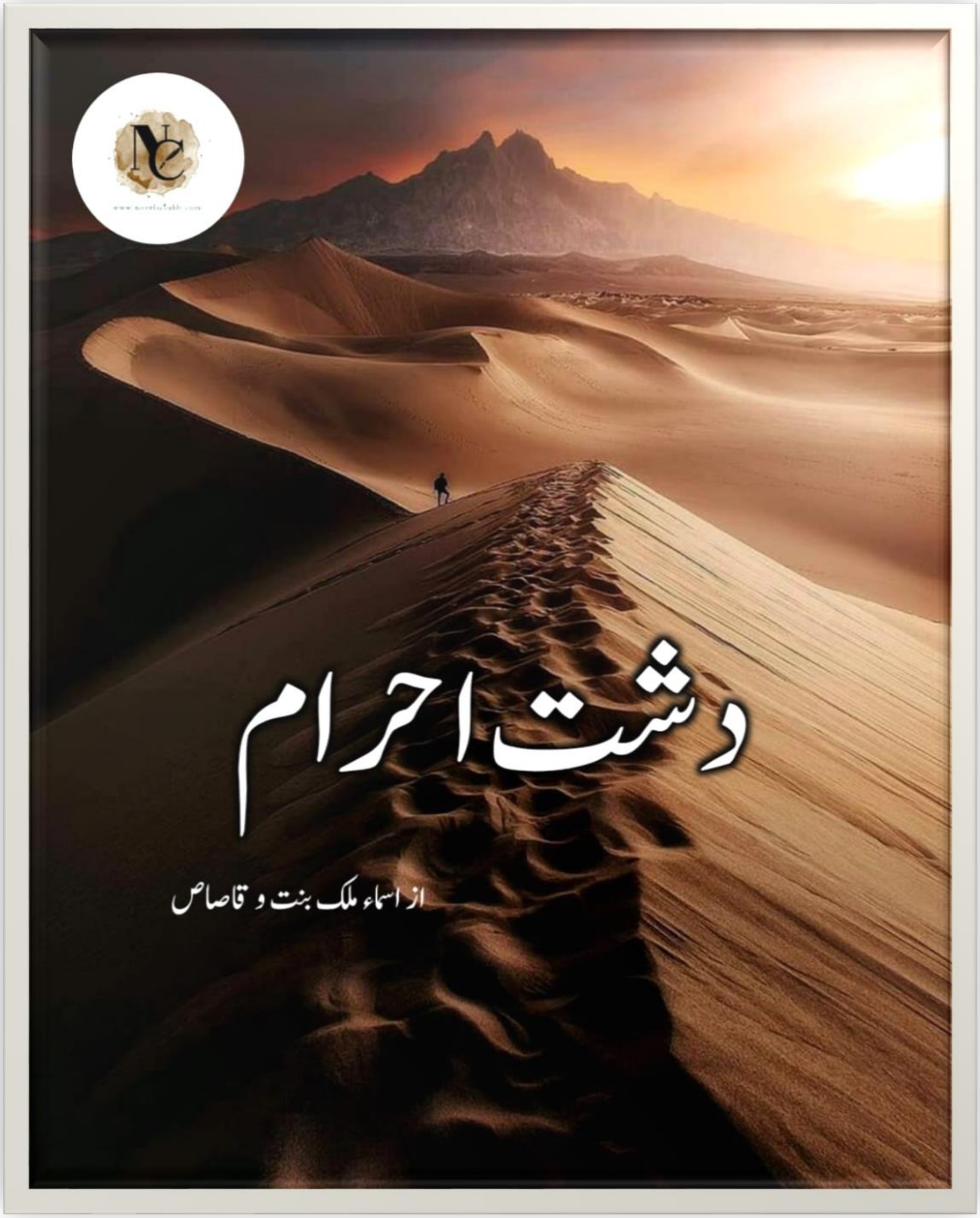

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دشتِ احرام

“The desert of pyramids”

از اسما ملک بنتِ وقاص

انتساب

قدیم یونانی کہاوت ہے:

(تصور کریں کہ بادشاہ اپنی جنگ خود لڑ رہا ہے، کیا یہ ایک نظارہ نہیں ہو گا؟) دہشت اور خوف سے بھری جنگ، موت کی صبا میں رقص کرتے قدیم یونان سے چلتی ایک مہیب داستان، تمہارے نام۔۔۔

--☆☆--

www.novelsclubb.com

خود غرض ملکہ،

میں دنیا سے دور ایک جزیرہ پر قید ہوں،

میں روز سمندروں کو سورج کے سنگ رقص

کرتے دیکھتا ہوں، لیکن نا وہ جہاں بھر کا

پانی میرا نصیب ہے اور نا سورج کی اسودہ

کرنیں، میں خاموش شہزادہ ہوں، جو سزا

پا رہا ہے اپنی خود غرض ملکہ کے جرم کی،

میں روز شام یہاں درد میں مبتلا آتا ہوں

ہواہوں میں اڑتے پرندوں کو دیکھ کر

آزادی کی جوت پھر سے اجاگر ہوتی ہے،

www.novelsclubb.com

میں دنیا سے دور ایک جزیرہ پر قید ہوں

ہر پرندہ گزرتے گزرتے یہ پیغام سناتا ہے،

میں رو دیتا ہوں اپنی قید پے، مجھے انتظار ہے

ایک مربی کا، جو میرے ہر درد کو سن لے

مجھے پھر سے مجتمع کرے اور یہاں سے

میری رہائی کا ساماں کرئے، ایک رحم دل

شہزادی، کیا وہ یہ کرے گی؟

کیا وہ خود غرض ملکہ سے میرے لیے لڑے گی۔

www.novelsclubb.com

ہاں وہ ہو گی میرے ہاتھوں تراشی گئی ایک

جنگجو دیوی، قدیم یونان کی تاریخ میں مدفن

ایک بہادر شہزادی، میں اسے بناؤں گا

اور اگر اس نے مجھ سے بیوفائی کی

تو میں اسے پاش پاش کر دوں گا،

میں خود غرض بادشاہ بن جاؤں گا۔

--☆☆--

Kingdom of Zariya azkel

"**(زاریہ ایزکیل)** خوبصورت روشنی والا خدا طاقت ور ہے۔"

بحیرہ راز جس کو تم بحیرہ روم کے نام سے جانتے ہو اس کے ساتھ ساتھ چلتی قدیم یونان سے یورپ کے وسط میں پھیلی یہ ایک قدیم اور بے حد خوبصورت سلطنت ہے،

مملکت تھی زاریہ ایزکیل، شہر تھا یاقوت،

www.novelsclubb.com

شہرِ یاقوت اپنے نام کی طرح بیش قیمتی، اور خوبصورت ہے، ایسا نہیں کہ یہاں یاقوت اور مرجان کی کثیر تعداد ہے، بالکہ یہاں کی زرخیز زمین اور اس کے ساتھ ٹھاٹھے مارتا ہیروں سا شفاف اور چمکدار بحیرہ روم خوبصورتی کا ایک شہکار ہے۔۔

خوبصورتی نے تو جیسے یاقوت کا احاطہ کیا ہو، دنیا کے دائرہ پر کچھ یوں تھا شہرِ یاقوت، کہ ایک طرف سے پہاڑی سنسلہ تھا تو دوسری جانب بحیرہ روم، اور یاقوت بیچوں بیچ، اگر تم یہاں سب سے اونچے پہاڑ پر جس کا نام الفونس ہے اور جس کے معنی ہیں "مقدس اور جنگ کے لیے تیار" جس کی تکونی باڑ اور دشت میں زاریہ قید ہے، اگر تم الفونس پے مقید کئیں سو سال پرانی عبادت گاہ سے نیچے یاقوت کو دیکھو تو تمہیں اپنا آپ کسی جنت میں محسوس ہونے لگے گا، ہاں ہاں وہ دنیا میں جنت ہی تو ہے آخر کو وہ میرا شہرِ یاقوت ہے۔۔

--☆☆--

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کسی رومانوی کہانی کی طرح یہاں سلطان ظالم نہیں ہے، بلکہ یہاں ظلم تو بس بارہ برس قبل ہوا تھا۔۔۔جب وہ اٹھارہ برس کا تھا اور اس کی شہزادی پندرہ برس کی ، ظلم تو تب ہوا تھا جب ان کی شادی پے ایک نہیں بالکہ ہزاروں جنازے اٹھے تھے۔ڈارک شیڈوز کی سفاک ملکہ نے اس کو ہم سے چھینا تھا۔۔۔ ظلم تو تب ہوا تھا۔کیونکہ ہماری ملکہ نے جھوٹ بولا تھا، کاش وہ خود غرض نا ہوتی۔۔

"میں اسمین اس عالی شان سلطان کی شہزادی۔میں اسمین جو ہر ایک سے محبت کرتی ہے، میں اسمین النارا آیدین۔۔سلطان اسلان میلک آیدین کی سب سے چھوٹی بیٹی۔۔میں اسمین جس کو محبت ملی اور اس نے وہ ہی سیکھی۔۔میں اسمین النارا ، یاقوت کی خوبصورت اور رحم دل شہزادی۔۔میں اسمین النارا سب کچھ ہوں لیکن اس کہانی کا مرکزی کردار۔۔۔؟؟ کیا اسمین النارا کی کہانی مکمل ہو سکتی ہے کبھی؟

شاید نہیں؟؟ یا شاید ہاں؟

--☆☆--

www.novelsclubb.com

ایلف۔۔ایلف کہاں ہو تم؟؟

ایلففففففف۔۔یہ صدا یاقوت کے بالکل عقب میں موجود پہاڑی جنگل میں گونج رہی تھی،ایک دلکش آواز،ایک نوجوان آواز،کچھ میٹھی اور کچھ پریشان سی آواز۔۔۔

پھر یہ صدا اس بستان نامی جنگل کو عبور کرتی صبح صادق کی ڈھنڈی اور میٹھی ہواہوں کے سنگ پُرپیچ وخم بل کھاتی سیجیل کی گہری نیلی نہر میں غوطہ زن ہوتی، مچھلیوں کے رنگوں میں رنگتی ہوئی ایک بوسیدہ قعلہ کی دیوار سے جا ٹکرائی۔۔وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی مگر دیناوالا بہت دور تھا۔

پھر وہ قریب آتا گیا اور صدا زور لگا کر ظالم ویران اور چھوٹے سے تنہا قعلہ کو پار کرتی اس کے آباد باغیچے میں جا پہنچی، سرخ گلابوں کی مہک خود میں سموتے وہ سنہرے بالوں والی خوبصورت لڑکی کے کانوں میں میٹھاس اور ملائمیت کے ساتھ داخل ہوئی۔۔

جس پر ایلف نے بڑی نزاکت سے قدیم نقوشوں والی کتاب بند کر دی۔

"ایلف آیڈم مر چکا ہے۔۔خدارا یہاں مت آیا کرو۔"آواز میں پریشانی اور تکلیف تھی۔۔۔

"شہزادہ شاہ وائل آپ میرے محافظ نہیں ہیں بالکہ اس سلطنت کے شہزادے ہیں۔۔سبز گہری آنکھوں میں خاموش سا تاثر لئے کہا گیا جملہ مقابل کے لیے کچھ نیا نا تھا۔

"ہر وقت یوں عام محافظوں کی طرح میرے پیچھے مت آیا کریں۔۔میں کوئی شہزادی نہیں ہوں جس کی آپ ہر وقت حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔۔"لہجہ میں کڑواہٹ بھرے ایلف لارا اب کہ شاہ وائل کے روبرو آکھڑی ہوئی۔

"ایلف تم بھول جاتی ہو اس سلطنت پہ تمہارا اتنا ہی حق ہے جتنا ہمارا ہے۔"شاہ وائل اپنے پورے جذبے اور ولولے سے گویا ہوا۔

شہزادے! دراصل آپ یہ ہر بار بھول جاتے ہیں کہ میں۔۔

''میں ایلف لارا ہوں۔۔ جینا لارا میکلی کی پہلی اولاد۔"

"شہزادی اصل میں تو آپ بھولی ہیں کہ آپ ایمرے میلک آیدین کی اولاد ہیں، آپ کے اندر میلک آیدین کا خون ڈوڑ رہا ہے۔" آپ اس بات کو جھٹلا نہیں سکتیں کہ ہمارے بابا آپس میں بھائی تھے اور میلک آیدین ہمارے دادا۔۔ دونوں فریق مسلسل ایک دوجے کی نفی کرتے نظر آرہے تھے۔

"میرے بابا اب نہیں ہیں۔۔ سو شہزادے میں شہزادی بھی نہیں ہوں اور بس کیجئیے مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔"

"ایلف خدا کے لیے یوں چھوٹے بچوں والی ضد مت کیا کروں تمہاری ماں کو ہماری سلطنت میں قبول نہیں کیا گیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم شہزادی نہیں۔

جینالارا ڈارک شیڈوز میں سے تھیں وہ ہماری دنیا میں رہتیں تو آج یہ سلطنت یوں خوش نظر نا آتی۔۔"تم سن رہی ہو ایلف۔۔وہ اس کی آنکھوں میں بیزاریت اور وحشت کو بھانپتے تاسف بھرے انداز میں کہنے لگا۔۔

"مجھے نفرت ہے جینالارا سے اور مجھے نفرت ہے ہر ایک سے۔میں یہاں کسی آیڈم کے لیے نہیں آتی بلکہ آپ سب سے بچنا چاہتی ہوں، میں مزید گھٹ گھٹ کے نہیں جینا چاہتی میں ایلف لارا ہوں میں آزاد ہوں۔کسی تکلیف دے زہریلے مادے کو اپنے اندر محسوس کرتی وہ اسی انداز میں اپنی بات کہ رہی تھی۔

"اور میں آزادی سے اپنے آپ کو تلاش کرنا چاہتی ہوں۔۔میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔"وہ کہتی آگے بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایلف میں تمہارا تعریف کرواتا ہوں۔تم ایلف ہو، جو میرے مرحوم بھائی کی بیوی تھی، جینالارا تمہاری ماں، جس سے تمہیں بے انتہا محبت ہے، تم ایمرے میلک آیدین یعنی کے اس سلطنت کے بیٹے کی بیٹی تھی لیکن اصولوں اور رسموں

نے تم سے تمہارا باپ چھین لیا۔ تم ایلف ہو۔ جس نے اپنے آیڈم کو کھونے کے بعد سے ایک دن بھی بغیر اس کی تلاش کے نہیں گزارا۔۔۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سورج تو یہاں وہاں ہو سکتا ہے لیکن لارا اس قعلہ میں مرے ہوئے کو تلاش نا کرے ۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔اور۔۔"

ایلف۔۔وہ بول رہا تھا جبھی اس نے ذرا رُک کے اطراف میں نظر دوڑائی پھر ایک تھکا ہوا سانس خارج کیا۔۔

"پھر سے نہیں ایلف۔۔ بارہ سال سے میں تمہارے ساتھ یہ کھیل کھیلتے کھیلتے تھک گیا ہوں۔۔" وہ دل ہی دل میں کہتا قعلہ میں داخل ہوا۔۔

--☆☆--

www.novelsclubb.com

ایلف، اسمین، یلدز کہاں ہو چلو اب تالی بجاؤ۔۔۔آیڈم، میرک کہاں ہو تم سب۔۔ہی۔۔ہی۔۔ہی۔ چھوٹی بچیوں کی ہنسنے کی آوازیں۔۔یادوں کا بلبلا اس کے ارد گرد منڈلانے لگا۔

شاہ وائل ہر خیال کو جھٹکتا آگے بڑھا۔۔ مگر ناممکن بچپن کی خوبصورت یادیں آج بھی اس بوسیدہ اور ویران قعلہ میں قید تھیں، بنجر قعلہ حسرت سے ان دونفوس کو دیکھ رہا تھا۔ایک جو ماضی میں تھا دوسری جو ایک پرانے موسیقی کے آلے کے پاس بیٹھی اسے بجارہی تھی۔ وایلن کی اداس دھن نے وہاں یادوں کا ایک الگ ردھم چھیڑ دیا تھا۔

شاہ وائل خاموشی سے ایلف کے روبرو بیٹھ گیا۔۔اور پھر دونوں مل کر گنگنانے لگے۔۔

"جب ہم چھوٹے تھے، ہم کھیلتے تھے"

رات کی گہری چاندنی میں ہم یاقوت کی گلیوں

میں بھاگا کرتے تھے، لیکن افسوس کے ہم شہزادے

تھے اس لیے ہمیں دوسروں سے دور رکھا گیا

ایک دن سفید لباس والی دلہن کو سجایا گیا

ہم سب نے اسے کھیل سمجھا،

لیکن نہیں وہ حقیقت تھا،

ملکہ نے خود غرضی کی، اور سزا

پوری سلطنت نے اٹھائی،

www.novelsclubb.com

سفید لباس والی دلہن چند ہی لمحوں

میں تباہ ہو گئی، اس کا ساتھی

مر گیا اس کے ساتھ سب ختم ہوا

قعلے ویران ہوئے،اور راتیں سنسان

"جب ہم چھوٹے تھے، ہم کھیلتے تھے"

لیکن اس روز جو کھیل قسمت نے کھیلا

تھا وہ رنگین تھا،افسوس کے ایک ہی رنگ تھا

سرخ رنگ،

جب ہم بچے تھے، تو سرخ رنگ کو پسند کرتے تھے

مگر اب ہمیں اس سے نفرت ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی سرخی نے سفید لباس والی دلہن کو

برباد کر دیا،اس سے اس کا سب چھین لیا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب وہ معصوم شہزادی ظالم بنتی جا رہی ہے

جب ہم بچے تھے، ہم کھیلتے تھے تلواروں سے

لیکن جب ہم نے ان کی یلغار سنی تو

ہمیں ان کی بد نما آواز سے نفرت ہو گئی۔۔

جب ہم بچے تھے، ہم سب ساتھ تھے،

اب ہم بکھر گئے ہاں بالکل سیاہ موتیوں کی مانند۔۔

یہ دونوں اپنے پیارے کے کھو جانے کا افسوس نہیں کر رہے تھے، بس اپنے بیتے دن یاد کر رہے تھے۔ وہ اکثر ایسا کرتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

۔۔☆☆۔۔

یلدز زینب کیا کر رہی ہیں آپ؟ کیرل میلک کی آواز گونجی

"کچھ نہیں ملکہ ہم نے پودے لگائے ہیں، اسمین کو پسند ہیں مجھے بھی سوچا خود کچھ کرلیں۔۔"

نکھری رنگت، گہرے نقوش، دلکش آواز سمندری آنکھیں اور گلابی چہرہ اس پر بلا کی معصومیت۔۔ یہ یلدز زینپ ہے، مجھ سے بڑی مگر اس کا ذہن سب سے معصوم ہے، وہ اس سلطنت کی نازک شہزادی کہلائی جاتی ہے۔

یہ شہزادی آیسن میلک کی بیٹی زینپ ہے، میرک داؤد کی بڑی بہن۔۔

--☆☆--

زار یہ ایز کیل ٦٠٠ چھے سو برس پرانی اور قدیم سلطنت ہے، اس میں موجود حاکمِ وقت اس سلطنت کی ساتویں نسل ہے جبکہ ان کی اولاد آٹھویں۔۔

میلک آیدین بئرس کے دو بیٹے تھے اسلان میلک آیدین اور ایمرے میلک آیدین جبکہ ایک بیٹی شہزادی آیسن میلک آیدین تھیں۔۔

آج سے بیس سال قبل میرے دادا یعنی میلک آیدین بئرس کا انتقال ہوا تھا۔ میں اس وقت پانچ برس کی تھی۔۔ میرا نام دادا نے ہی رکھا تھا(اسمین یعنی علم والی، ذہین اور عقلمند)، خیر میں اتنی ذہین نہیں ہوں۔

اب میں آپ سب کو یاقوت کی سیر کراتی ہوں اور درحقیقت اس عظیم مگر غمگیں سلطنت کی کیا کہانی ہے وہ بھی بتاتی ہوں۔

جیسے کہ آپ سب ہی کو معلوم ہے کہ یاقوت کے ایک جانب بحیرہ روم جو بے حد پراسرا ہے، موجود ہے اور دوسری جانب ایک وسیع پہاڑی جنگل۔۔۔ یاقوت زاریہ ایزکیل کا دارالحکومت ہے، اور یہ واحد شہر ہے جو نہات آباد ہے، مشرقی جانب یاقوت شہر کا داخلی دروازہ ہے۔۔

www.novelsclubb.com

ایک وسیع واریز دروازہ جس کی چوڑائی ٤٥ فٹ ہے جبکہ لمبائی ٨٥ فٹ ہے۔ عمومی طور پر وہ ہر وقت کھلا رہتا ہے، مگر جمعہ کے زور اس کو بند کیا جاتا

ہے، پھر ہفتہ کی شام میں کھولا جاتا ہے یہاں کے اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے۔۔

اب اگر آپ میرے ساتھ یاقوت کے داخلی دروازہ سے اندار داخل ہوں گے تو آپ کے سامنے ایک شہر ہو گا جو اس وقت کا سب سے ترقی یافتہ شہر ہے۔ یہاں لوگ محنت کش ہیں اپنے لیے ہر ایک خود محنت کرتا ہے۔۔۔

"سلام استاد میر جافر۔۔۔" یہ ہیں ہمارے یاقوت کے لوہاران کے ہاتھ کی بنی تلواریں کبھی میدان جنگ میں بیوفائی نہیں کرتیں۔۔

"خدا آپ کو اور طاقت دے استاد۔۔"

"شکریہ اسیمن۔۔" یہ شریں لہجہ، استاد ہمیشہ ہمیں زندگی کے سباق کھیل کھیل میں سمجھاتے ہیں، وہ بہت اچھا ہیں۔۔

"سلام مادر اڈیفنے۔۔"

"جیتی رہو اسمین۔۔"تم رونق ہو یاقوت کی۔۔"

شکریہ ڈیفنے۔۔ہمیشہ میں یوں ہی مسکراتی ہوں ڈیفنے کی بات پے۔۔وہ یہاں کی سب سے بڑی طبیبہ ہیں، ان کے ہاتھ میں خدا نے بہت شفا رکھی ہے۔کیونکہ وہ خدا کے بہت قریب ہیں۔۔وہ کہتی ہیں خدا کو انسانوں سے بہت محبت ہے اس لیا انسانوں کو چاہیئے کہ وہ اس کے حکم بجالائیں۔۔

یہاں ہر کوئی مجھے جانتا ہے، میں واحد شہزادی ہوں جو اصولوں کے خلاف اپنے شہر میں بغر مخافوں کے گھومتی ہوں۔۔کیونکہ یہاں سب اچھے ہیں۔۔

تو یہ بالکل دائیں جانب یاقوت کا بازار ہے،"دنساپزار"دوسری سلطنتوں سے بڑے بڑے لوگ ہمارے بازار سے کپڑے، جوتے، اور دوسرا سامان لے کر جاتے ہیں، یہاں ہر چیز ہاتھ سے بنائی جاتی ہے اور یاقوت میں قدرتی ذخائر کا انبو ہے اس وجہ سے بہت سے لوگ اس سرزمین کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہر بار ناکام ہوتے ہیں۔۔

دنساپزار سے نکل کر چند دفتری عمارات کی اوٹ میں آپ کو نظر آئے گا، زاریہ محل، میں جب بھی اسے دیکھتی ہوں اس سے محبت ہونے لگتی ہے۔وہ ہے ہی اس قدر خوبصورت۔۔وہ عام محلوں جیسا نہیں ہے، یاقوت شہر سے باہر نکل کر ایک طویل راستہ جو آپ کو ایک وسیع پُل تک لے جائے گا جس کے نیچے سے سیجیل بہتا ہے اور پھر ایک اونچے ٹیلے پے آپ کو وہ نظر آئے گا جس کو دیکھتی ہر آنکھ اس سے محبت میں مبتلا ہو سکتی ہے کیونکہ وہ زاریہ ایزکیل کا محل زاریہ ہے۔۔

جب آپ محل میں داخل ہوں گے تو آپ کو بہت سے خادم اور خدیمائیں آگے پیچھے ہوتے نظر آئیں گے۔۔

ہم عالیشان محل کے دخلی باغیچے کو عبور کر کے اندر آتے ہیں جہاں ایک بہت بڑا ہال ہے اور وہاں جب آپ آگے بڑھ کر زینوں پر چڑھتے جائیں گے تو سامنے دو تصاویر آویزاں ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

میرے دادا اور دوسری تصویر بالکل خالی۔۔کیونکہ وہاں تصویر لگنی تھی بابا کی یا چچا ایمرے کی۔۔اور ان کے بعد آیڈم یا شاہ وائل کی۔۔۔لیکن آج سے ۲۸ اٹھائیس سال قبل مسئلہ تب ہوا جب ایلف کے بابا نے جینا لارا سے شادی کرلی۔۔

مسئلہ یہ نہیں تھا کہ ایمرے بابا نے چھپ کے شادی کی، مسئلہ یہ تھا ان نے ڈارک شیڈوز میں سے ایک لڑکی کو چنا۔۔

ڈارک شیڈوز پتھریلے خداؤں کو ماننے والی ایک نہایت درندہ صفت سلطنت ہے، وہ لوگ حیوانوں سے ہیں ان کے پاس خدا کی طرف سے کچھ طاقتیں ہیں اور وہ اسی خدا سے بغاوت کرچکے ہیں۔۔جینا بری نہیں تھیں پر دادا جانتے تھے ڈارک شیڈوز کے بادشاہ کو جس دن علم ہوا کہ ان کی بیٹی کہیں کھوئی نہیں بالکہ یاقوت کی ملکہ بن چکی ہے۔پھر جو تباہی بارہ سال پہلے ہوئی تھی اس سے زیادہ ہونی تھی۔۔

دادا نے ایمرے بابا کو سمجھانے کی کوشش کی مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی ایلف اس دنیا میں آچکی تھی بابا ایمرے ان دونوں کو نہیں چھوڑ سکتے تھے ایمرے بابا نے

www.novelsclubb.com

دادا کو شادی کے بارے میں ایک سال بعد بتایا تھا جس کے کچھ ہی وقت بعد ایلف اس دنیا میں آگئی تھی۔

لیکن دادا نے ملکہ کو دوسرے شہر بہت دور بھیج دیا اور میرے بابا یعنی اسلان میلک آیدین وقتی طور پر بادشاہ بن گئے۔

لیکن ملکہ نے خود غرضی کی اور پھر جینا کو مروا دیا گیا۔۔ کہتے ہیں کہ جینا نے غداری کی تھی۔۔ لیکن مجھے نہیں لگتا۔۔ ملکہ کی خود غرضی نے یاقوت کو تباہ کیا۔۔

ہوا کچھ یوں تھا کہ ۔۔ جب ایلف پندرہ برس کی ہوئی تو دادا کی وصیت کے مطابق آیڈم اور ایلف کی شادی کرنے کا علان کیا گیا۔۔ دادا نے کہا تھا کہ ایلف جینا کی بیٹی ہے اس کے پاس دو خون ہیں اس لیے وہ سب سے مختلف ہے، سلطنت زاریہ کا خون اور ڈراک شیڈوز کا۔۔ اب اسے حاصل کرنے کے لیے ڈراک شیڈوز کچھ بھی کر سکتے تھے۔۔ جینا ایلف کی شادی پے آنا چاہتی تھیں لیکن ملکہ نے ان کو یہاں

www.novelsclubb.com

تک آنے نادیا اور بس اس ایک خود غرضی نے ہم سے بابا ایمرے کو چھینا اور آیڈم۔۔۔ ہم نے اسے کھو دیا۔۔

میں رو نہیں رہی۔۔ یہ آنسو تو بس اس کی یاد میں آ جاتے ہیں۔۔ ہم بہت روئے ہیں میرے ہر رونے پہ وہ آتا تھا پر اس دن کے بعد وہ نہیں آیا۔۔ ہم سب نے اسے بلایا پر وہ نہیں آیا۔۔ اور شاید وہ کبھی نہیں آئے گا۔ مرے ہوئے لوگ واپس نہیں آتے۔۔

ہم سب نے ایک جلی ہوئی لاش دیکھی تھی جس کے ساتھ اس کی انگوٹھی تھی اور ایک زنجیری ہار۔۔۔ جس کا ایک حصہ غائب تھا۔ مجھے لگتا ہے وہ ایلف کو مل گیا تھا تبھی اسے آج تک لگتا ہے کہ آیڈم زندہ ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ بابا کو غلط سمجھتی ہے۔۔

اسے لگتا ہے کہ جینا، بابا ایمرے اور آیڈم کے ساتھ جو ہوا اس کے ذمہ دار بابا ہاں لیکن ایسا نہیں یہ سب ملکہ کی غلطی تھی۔۔۔ آہ کاش وہ خود غرض نا ہوتیں۔۔

www.novelsclubb.com

--☆☆--

گہرے نیلاے پانی میں اس کو تیراکی کرتے دیکھا جاسکتا تھا۔۔

"آے۔ڈی۔۔ کیا تم اب مجھے یوں نظرانداز کروگے۔"ایک نسوانی آواز وہاں گونجی۔۔وہ شہد آنکھوں والی خوبصورت لڑکی تھی۔جس نے شاہی لباس زیبتن کیا ہوا تھا۔اس کے لباس کی دائین جانب ایک چھوٹا خنجر لگا تھا۔بال نہایت نزاقت سے بندھے تھے۔۔"

اس کی آواز پر آے۔ڈی۔رکا اور اپنا چہرا باہر نکالا جس سے ایک دم پانی کا فوارا سا بنا اور اس کے سر سے ہوتا نیچے گرا۔۔

چاند کی چمکیلی کرنیں جب اس کے سفید جسم سے ٹکرائیں تو وہ چاندی مانند محسوس ہوا، سنہرے بالوں سے ٹپکتے پانی کے قطرے چاندنی میں موتی معلوم ہونے لگے۔

پھر وہ چند ہی لمحوں میں پانی سے خشکی تک آیا۔۔اس کی آنکھیں بحیرہ روم جیسی تھیں۔۔سامنے کھڑی لڑکی ہمیشہ کی طرح اسے بس دیکھتی گئی وہ بے انتہا خوبصورت تھا۔شاید وہ اپنی سلطنت میں سب سے مختلف تھا۔

"نظرانداز سے تمہاری مراد ہی کیا ہے،پرینسیس اوفیلیا۔۔ نظرانداز ان کو کیا جاتا ہے جن پے نظر ہو،اوراے ڈی کی نظر صرف آسمانوں پر ہے۔۔۔"

وہ زوردار قہقہہ لگاتا آگے بنے ایک چھوٹے سے حُجرے میں داخل ہو گیا۔

یہ تھی ڈراک شیڈوز کی سلطنت اوراے۔ڈی یہاں کا شہزادہ،اب کہ وہ اس کمرے سے نکلا تو وہ ایک بہترین پوشاک میں تھا،اور پہلے سے زیادہ دلکش لگ رہا تھا۔وہ قدم قدم بڑھتا اب محل کی جانب جاتا دیکھائی دے رہا تھا اور اوفیلیا اس کے پیچھے۔

"اے ڈی تین دن میں ہماری شادی ہے۔"

"میں تم سے شادی نہیں کروں گا اوفیلیا تم جانتی ہو۔میں ملکہ کی باتوں میں نہیں آؤں گا۔۔" مغرور انداز میں وہ کہتا اپنے عالیشان کمرے میں داخل ہو چکا تھا۔

"تت۔۔تم سمجھتے کیا ہو خود کو؟ہاں؟" اوفیلیا نے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے کہا۔

اے ڈی نے آنکھوں کی پتلیاں سکڑتے ہوئے اسے دیکھا پھر اس کی کلائی کو پکڑ کر پیچھے جھٹکا۔

"آئندہ مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔" میں اے ڈی ہوں اور کوئی مجھ پے اپنے حکم نہیں چلا سکتا۔ "

"اے۔ڈی تم ایسا نہیں کر سکتے مجھے محبت ہے تم سے۔"

"میں نے تم سے محبت کرنے کے لیے نہیں کہا۔اور پتا ہے اوفیلیا محبت کوئی چیز نہیں ہے۔اور اگر ہے بھی تو اے۔ڈی دی کسٹیلیا کے لیے نہیں بنی۔اب جاؤ تم جانتی ہو یہ وقت میرا اور میری تنہائی کا ہوتا ہے۔" اور اس وقت مجھے صرف لکھنا

پسند ہے۔" وہ کچھ خطوط لکھا کرتا تھا کس کو یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔" وہ سرد مہری سے کہتا آگے بڑھ گیا۔

افیلیا اپنی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتی وہاں سے چلی گئی۔

--☆☆--

خوبصورت یاقوت میں سیاہی چھائی تھی دن کے اختتام کا ثبوت گھروں میں جلتے دیئے دے رہے تھے۔ بحیرہ روم سے آتی ٹھنڈی ہواؤں کے شور میں عجیب ہلچل تھی جیسے کوئی پیغام دینے آئی ہوں۔

آسمان پے ستارے موجود نہیں تھے شاید کے بادلوں کے غول نے انہیں نگل لیا ہو۔ بدر بھی لُکا چھپی کھیل رہا تھا اور بادلوں کی اوٹ سے یاقوت کو دیکھ رہا تھا۔ شاید آنے والے طوفانوں کی خبر دینا چاہ رہا ہو۔۔

اسی یاقوت کی دوسری جانب زاریہ محل اپنے اندر موجود رونق کو دیکھ رہا تھا۔

وہ متذبذب سا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ خیران ہو کہ کیا یہ سب ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے؟

محل میں خوب رونق تھی رات میں بھی دن کا سما تھا۔ہر سو خادم اور خدمائیں کام کرتے نظر آرہے تھے،شاہی دستر خوان سجایا جارہا تھا۔

یوں معلوم ہوتا تھا جیسے آج کوئی خاص دن ہو۔

محل کے سب سے خوبصورت بڑے کمرے میں ہی کھانے کی میز سجی تھی۔وہ بہت نفیس اور خوبصورت کمرہ تھا۔بڑے بڑے فانوس اتنے خوبصورت تھے ،پُرانی طرز پر بنے نئے انداز کے فانوسوں میں جلتی روشنیاں اور دیواروں پر ہوئی نقش کاری اس پر وہاں سے باہر نظر آتا پورا یاقوت وہ جگہ کمال تھی۔

پھر اچانک ہر ہل چل تھم گئی۔۔اور محل کے اس کمرے میں سلطان کی آمد کے علان ہونے لگے۔

"سلطان اسلان میلک آیدین۔۔"

باوقار، مواداب، بارعب، نکھری رنگت، گہری آنکھیں اور سنجیدہ چہرہ اس پر ایک بیش قیمتی شاہی جوڑا۔ایک ایک چیز ان کی شان و شوکت کی گواہی دے ہی تھی۔ان کے اندر آتے ہی سب بچوں نے مودبانہ طریقے سے سلام پیش کیا اور پھر ایک ایک کر کے ادب سے ہاتھ چومہ۔

"بیٹھیئے بیٹھیئے سب تشریف رکھیں۔۔" سلطان کی بارعب مگر مدھم آواز گونجی تو سبھی کرسیاں دھیکلتے اپنی اپنی نشیستوں پر براجمان ہوئے۔

پھر سبھی واپس سے اپنی خوشگپیوں میں مشغول ہوگئے۔۔جبھی ایک بار پھر سلطان اسلان کی آواز نے وہاں سکوت طاری کیا۔

www.novelsclubb.com

"ایلف آج بھی نہیں آئیں؟جبکہ میں نے حکم دیا تھا کہ آج انہیں یہاں ہمارے ساتھ موجود ہونا ہے۔"

"کیرل میلک آپ نے انہیں باخبر نہیں کیا کہ آج سلطان نے انہیں یہاں طلب کیا ہے؟۔"آیسن کے سوال پہ کیرل نے نہایت تحمل سے جواب دیا۔۔

جی ملکہ آیسن ہم نے انہیں کہا تھا۔ مگر ہمیشہ کی طرح ان نے یہی کہا کہ :

"کہ میں اپنے خاندان کے قاتل کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتی۔" سبز سمندری آنکھوں والی لڑکی چہرہ پہ طزیہ مسکراہٹ لیے ملکہ کیرل کا جملہ مکمل کرتی اندر داخل ہوئی۔

نکھرے نقوش برف سی سفید رنگت، سُرخی مائل گال۔۔ تکون سی گال کی ہڈی ،کھڑی ناک، اس پر سفید اور نیلے رنگ کا شاہی لباس۔۔وہ شہزادی تھی بے پناہ خوبصورت مگر اس وقت کوئی ناراض پری معلوم ہو رہی تھی۔

"ایلف۔۔"آیسن میلک شدید غصے میں گویا ہوئیں۔شاید وہ اس کے وہاں آنے پے زیادہ ناخوش تھیں۔

"ایلف تمہیں اندازہ ہے کہ تم کس سے بات کر رہی ہو،اور کس انداز میں کر رہی ہو۔" وہ پھنکاریں۔

جی ہاں ! ملکہ آیسن میلک آیدین، مجھے اندازہ ہے کہ اس وقت میں آپ کے بھائی ،ملکہ کیرل کے شوہر ،شہزادی اسمین اور شہزادے شاہ وائل کے بابا اور اپنے بابا ایمرے کے قاتل سے بات کر رہی ہوں۔

اور مجھے دُکھ ہے کہ یہ بات مجھے ایک سال قبل ہی معلوم ہوئی۔اور اتنے وقت سے میں اپنے خاندان کے قاتل کے ساتھ رہ رہی تھی۔" اس کا انداز اتنا جابر تھا کہ وہاں موجود ہر شخص اس کی اشد بد تمیزی پے خیران تھا۔وہ ایسی نہیں تھی۔

"ایلف خدارا چپ ہو جائیں۔" ملکہ کیرل نے مداخلت کی۔

"نہیں کیرل آج ایلف کو بول لینے دیں ہم نے پچھلے ایک سال سے ان کی آوازوں نہیں سنی۔" سلطان کی آواز ہنوز بارعب تھی مگر قدر ملائم۔

اس بار ایلف نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ حیرت انگیز طور پر وہ اسمین کے برابر آکر بیٹھ گئی۔ جیسے وہ یہی چاہتی تھی۔

سلطان نے کھانا شروع کیا جبھی سب نے ساتھ ہی شروع کر دیا۔ ہر قسم کے لذیذ پکوان سے میز تر تھی۔ لیکن جب دلوں میں درد ہو تو ہر رنگ

بے رنگ اور ہر ذائقہ بدذائقہ لگتا ہے۔ وہاں بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔

تقریباً سبھی کھانا کھا چکے تھے جب اس خوبصورت کمرے کے ظالم سکوت کو سلطان کی بارعب آواز نے ایک بار پھر سے کرچی کرچی کیا۔

''ہم نے اسمین اور شہزادے میرک داؤد کی شادی کا اعلان تو پہلے ہی کر دیا تھا۔ لیکن اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ایلف کو شاہ وائل کی شہزادی بنائیں گے۔۔۔اور۔۔

''بس بہت ہو گیا سلطان اسلان۔۔۔ایلف چلانے والے انداز میں بولی اور کھڑی ہو گئی۔"

"ایلف اب آپ اپنی حدود پار کر رہی ہیں۔" سلطان بھی کرسی دھکیلتے کھڑے ہوئے اور ساتھ میں باقی سب بھی۔

اب کہ ایلف سلطان کے روبرو آ کھڑی ہوئی۔۔"آپ میری زندگی کا کوئی فیصلہ نہیں لیں گے۔پہلے آپ نے مجھے اپنے ایک بیٹے کے ساتھ جوڑ دیا تھا۔پھر وہ گیا تو آپ دوسرے کے ساتھ مجھے باندھ رہے ہیں۔میرے ماں بابا کے قاتل آپ ہیں۔۔اور کتنا ظلم کرنا ہے؟؟اقدار حاصل کر چکے اب بھی لالچ ہے۔اقتدار کی حوس میں آپ اندھے۔۔

پٹاخ۔۔۔ایک زوردار تماچے نے ایلف کے الفاظ چھین لیے۔

"ہم نے آپ کو اپنی اولاد سے زیادہ محبت دی ایلف اور آپ اپنے ہی سلطان کو اقتدار کا لالچی کہہ رہی ہیں۔" اور ملکہ کیرل کے ان الفاظوں سے ایلف کو معلوم ہوا کہ آج پہلی بار اس پر اٹھنے والا ہاتھ کسی اور کا نہیں بالکہ اس کی ماں جیسی ملکہ کیرل کا ہی تھا۔

"ہم نے آپ کی یہ تربیت تو نہیں کی تھی ایلف۔آج آپ نے ہمیں ہماری ہی تربیت پے مشکوک کر دیا۔"

"آپ اپنے بابا سلطان کو لالچی اور قاتل کہہ رہی ہیں جن نے آپ کی خفاظت کے لیے نجانے کیا کچھ نا کیا۔شرم کریں ایلف۔۔کاش آپ وہ قربانی جانتی جو ہم نے۔۔۔"وہ جملہ ادھورا چھوڑتیں ڈانٹ پیستی راہ گئیں۔

ایلف نے چہرہ اٹھا کر وہاں موجود ہر نفوس کے تاثرات دیکھے،ہر ایک کے چہرے پر دکھ تھا۔خاص کر شاہ وائل۔۔

"کیرل میلک آج تو آپ نے ایلف پے ہاتھ اٹھایا ہے۔آج کے بعد ایسی خطامت کیجیے گا۔میری ایک بات یاد رکھیئے گا،اگر آپ ایک برہنا تلور پے ہاتھ ماریں گی،تو وہ بھی اسی قدر و قوت بازگشت سے آپ کے ہاتھ پے ضرب پہنچائے گی۔"

"اگر ایلف پے آپ کی تربیت کا اثر نا ہوتا تو وہ اب تک انتقام لے چکی ہو تیں۔اب آپ سب مجھے اور ایلف کو اکیلا چھوڑ دیں۔"

اور اس بات پے وہ ناراض پری نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ ہلکا سا مسکرائی۔

ایک نظر ملکہ ماں کو دیکھا اور پھر شرمندگی سے نظریں جھکا لیں۔

لیکن ان سب میں دو لوگ تھے جن کو سلطان کو شہزادی کے ساتھ تنہا چھوڑنا نا گوار گزرا تھا۔

--☆☆--

ہم سب بابا کے کہتے ہی کمرے سے باہر نکل گئے۔۔ سبھی اپنی اپنی آرام گاہوں میں جا چکے ہیں۔ میں بھی اس وقت اپنے کمرے میں موجود ہوں جو دراصل محل کے مینار کے بالکل ساتھ میں ہے۔ مینار کے اندر لمبی سیڑھیاں ہیں۔۔

میں اپنے حُجرے کے دائیں جانب بنے ایک بلا خانے کی راہداری میں بیٹھی ہوں۔اور رات کی ان ڈھنڈی ہواؤں میں ،مجھے اپنے سامنے پورا یاقوت دیکھائی دے رہاہے۔

ہم سب بہت خوش تھے۔سب ساتھ تھے۔ حتکہ ایک وقت میں ہم سب نے آیڈم کو بھی بھلادیاتھا۔اگر کسی کو یاد تھاتو وہ ایلف تھی۔لیکن مجال ہے جو اس نے کبھی اقرار کیاہو۔۔

مگر اس رات سب تبجاہ ہو گیا۔۔

ایک سال قبل،

"ہر طرف گہما گہمی تھی،خوف وہراس کا سماں تھا،کانوں میں چیخ و پکار کی صدائیں گونج رہی تھی،لوگ یہاں وہاں بھگاتے دیکھیئے دے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

محل کے میناروں پر سپاہی اپنی اپنی تلواریں لیئے کھڑے تھے۔کچھ تیراندازوں کو اپنی اپنی جگہ سنبھالنے کی تقید کرتے نظر آرہے تھے۔۔

الیش آذر سلطانت کے باشندوں نے حملہ کیا تھا۔ہم سب ابھی رات کا کھانا کھا رہے تھے جبھی یہ سب اچانک ہوا۔ان نے آتے ہی لوٹ مار شروع کر دی۔وہ سب آتش پرست ہیں۔ایک خدا کو چھوڑ کر اس کی تخلیق کی پرستش کرتے ہیں پھر اس پر اکڑتے ہیں۔۔ڈیفنے کہتی ہیں خدا کی وحدانیت پے یقین نا رکھنے والوں کے لیے جہنم ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ ہم سے بہت کمزور ہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ہم سب ہی اس اچانک حملہ پے حیران تھے۔

ہم سب اکٹھا ہوئے لیکن ہم میں ایلف نہیں تھی اور یہ سب سے خوفناک بات تھی۔وہ کہاں تھی آخر؟؟

پھر سبھی لڑنے میں مصروف تھے، کسی کو حیال نا رہا جبھی دور سے ایک سفید شہہ اڑتی ہوئی آتی دیکھائی دی۔۔

وہ میں نے سب سے پہلے دیکھا تھا۔وہ ایک سفید گھوڑا تھا۔ایلف۔۔ایلف اس پر سوار تھی وہ اڑنے والا گھوڑا تھا۔۔۔ڈیفنے کہتی ہیں ایسے جنت میں ہوں گے۔ مگر اس رات میں نے اور ہم سب نے دیکھا۔اس رات ایلف لارا کی پیدائش کا دن تھا۔وہی دن جس دن آیڈم اور اس کی شادی تھی۔ جس دن شادی کی شام ہم نے آیڈم کی لاش کو قبر میں اتارا تھا۔

ہر سال یہ دن نہیں آتا۔ایلف ایک ایسے دن پیدا ہوئی تھی جب آسمانی اجسام میں سے ایک یعنی چاندرات کے مخصوص ایام میں چند خاص ستاروں کے بیچ و بیچ ظاہر ہوتا ہے۔

یہ رات کبھی بھی آسکتی ہے، کبھی ایک سال کے بعد کبھی دو سال کے بعد۔۔ کبھی بیس یا شاید اس سے بھی زیادہ۔۔۔

ڈیفنے کے مطابق جیسے بُری طاقتوں کی ایک مخصوص رات ہوتی ہے جب چند خاص ستارے آسمان کے خاص حصوں میں گردش کرتے ہیں۔اور چاند مکمل ہو جاتا ہے۔وہ ڈارک شیڈوز جیسوں کی طاقت اکٹھا کرنے کی رات ہوتی ہے۔

جبکہ اسی طرح جس رات ایلف پیدا ہوئی تھی آٹھ ستارے وسط مشرق کے دامنی آسمان میں جمع ہوئے تھے۔۔جن کہ بیچ و بیچ چاند نمودار ہوا تھا ادھا چاند۔ایلف شاید برائی کا توڑ ہے اسی لیے وہ اس عظیم رات میں آئی۔۔ہم پر رحمت اور ہمارے دشمنوں پر عذاب بن کر۔

اس دن جب وہ گھوڑے پر لڑی تو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔۔

الیش آذر کا لشکر تباہ ہو گیا۔وہ لڑ رہی تھی کہ اس کا سامنا آذر سے ہوا اور اس رات آذر جس مقصد کے لیے آیا تھا وہ جنگ نہیں تھی بالکہ نفرت تھی ایلف کے دل میں سلطان کے لیے نفرت۔۔آذر کو ڈارک شیڈوز نے ہی بیجھا تھا۔اس کا اندازہ ہو گیا تھا۔

میں نہیں جانتی آذر نے اسے کیا دیکھایا تھا مگر وہ اس دن سے بابا سے اور ہم سبھی سے بات نہیں کرتی۔ وہ ناراض ہے شاید۔

مجھے معلوم ہے بابا ایلف کو سمجھا لیں گے، یا ایلف بابا کو آج جو ہوا ہے وہ ایلف نے جان کے کیا ہے ضرور اس نے کچھ سوچا ہو گا۔"

"میری اور میرک کی شادی۔" اسمین اور میرک۔۔ یہ بھی ایک عجیب داستان ہے۔اس سے میرا رشتہ ایمرے بابا نے کیا تھا نہیں لگتا تھا کہ اگر آیڈم کو ایلف کے لیے بنایا گیا ہے تو میرک داؤد کو اسمین النارا کے لیے۔ لیکن سچ میں مجھے کبھی کبھی ان بڑوں کی سوچ پے حیرت ہوتی ہے نا تو مجھے میرک میں کوئی دلچسپی ہے اور نا ایلف یا آیڈم کو ایک دوسرے میں تھی۔

www.novelsclubb.com

ہم سب اچھے دوست تھے اور ہم نے کبھی ان رشتوں کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔اور میرک ایک نمبر کا پاگل انسان ہے۔۔

اچھا ٹھیک ہے !! وہ بہت بہادر ہے اور پچھلے پانچ سالوں سے اپنی تعلیم مکمل کرنے ،شنگیا ٹاور گیا ہے۔ وہاں ہمارے اباؤ اجداد کے ایک ضعیف استاد ہیں ہماری سلطنت میں سب لڑکے ،ہر چیز کی تعلیم کے لیے ایک برس وہاں جاتے ہیں۔۔ لیکن چونکہ اسے ستاروں اور آسمان سے کچھ خاص لگاؤ ہے تو وہ پانچ سال سے وہاں ہی ہے۔ پتا نہیں کون سا علم حاصل کر رہا ہے۔۔

--☆☆--

"ایلف ایک سال سے میں نے تمہیں نہیں سنا۔ اور آج جب میں سن رہا ہوں تو اس قدر کی نفرت میرے دل کو جلا رہی ہے ایلف۔ میں نے تمہیں بہت پیار سے پالا ہے۔۔ ایمرے کی نہیں اپنی اولاد سمجھ کے۔" سلطان کا لحظہ تخاطب ،ان کی سچائی کی گواہی دے رہا تھا۔ وہ اپنے تخت پر نہیں تھے بالکہ کمرے کے آگے موجود بلا خانے کی راہداری میں کھڑے اپنے سامنے یاقوت اور بہر روم کو دیکھ رہے تھے۔

ایک سوال کا جواب دیں گے سلطان۔۔"دھوکہ کیا ہوتا ہے؟فریب کیا ہوتا ہے؟"ایلف کا سوال بالکل عجیب الخواص تھا۔سلطان اس کی بات کو نا سمجھتے ہوئے پلٹے۔

"ایلف تمہیں یقین ہے کے میں نے اپنے بھائی کو دھوکا دیا۔"پیشانی پے شکنیں تھیں۔۔جیسے سوال کر رہی ہوں۔

"اسلان بابا میرے پاس ان دونوں الفاظ کی پہچان نہیں ہے،مجھے بتائیں یہ کیا ہوتا ہے۔"اور یہ کہتے ہوئے دو گرم آنسوؤں اس کے سرخ رخسار سے پھسلتے نیچے گرتے چلے گئے۔

ٹھیک ہے ایلف میں جانتا ہوں تم مجھ سے کیا چاہتی ہو۔لیکن ایلف تم نے مجھ سے سوال تب کیوں نہیں کیا جب حقیقت کو جانا؟؟

"غداری اور بغاوت بہت بڑی چال ہوتی ہے سلطان۔۔ ملکہ غدار ہو تو سلطنت تباہ ہوتی ہے۔ لیکن جانتے ہیں ملکہ غدار نہیں تھی خود غرض تھی اور ان کی خود غرضی سے بہت سے غدار پیدا ہوئے۔ آپ مجھے بتائیں نا دھوکہ اور فریب کیا ہے؟؟"

"ایلف میں نے ایمرے کو نہیں مارا، جینا کو بھی نہیں۔ لیکن سب نے مجھے اقتدار کا لالچی بادشاہ سمجھا۔ جس نے تخت کے لیے اپنے ہی بھائی کو مار ڈالا۔۔ اور اس کی ملکہ کو بھی۔ یہ فریب تھا۔ نظر کا دھوکہ۔"

اور جینا نے جو دیا تھا وہ دھوکہ تھا۔ اس نے ڈارک شیڈوز کو ہمارے راز دینے کے لیے ایمرے سے شادی کی تھی۔۔

اور چونکہ آیڈم تمہاری طرح خاص ہے، ڈارک شیڈوز اسے حاصل کرنا چاہتے تھے یا تمہیں لیکن ہم تم دونوں میں سے ایک ہی کو بچا سکے۔۔ دوسرے کو کھو دیا۔۔ یہ بات دھوکہ ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ جھوٹ ہے۔اور یہ کوئی نہیں جانتا سلطان۔۔" ایلف نے ایک طنزیہ مسکراہٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ایلف۔۔سلطان اسلان برق رفتاری سے اس تک آئے۔۔" ایلف تم کہنا کیا چاہتی ہو؟؟

چال کے اندر چال ہے سلطان۔آذر کو ڈارک شیڈوز نے ایک خط لکھ کر دیا تھا۔اور ملکہ پچھلے ایک سال سے بستر مرگ پر ہیں جانتے ہیں کیوں۔۔کیونکہ دھوکے اور فریب نے ان کی زبان چھین لی ہے بابا۔

"ایلف یہ الزام ہے۔۔"سلطان کی آنکھوں میں بے یقینی واضح تھی۔

سلطان بابا۔۔ہماری سلطنت خطرہ میں ہے۔ایک سال پہلے وہ آذریوں کا حملہ دھوکہ تھا۔فریب تھا۔آپ جانتے ہیں ملکہ خود ڈارک شیڈوز میں سے تھیں۔

ایک سال سے میں اپنے سوالوں کے جواب تلاش رہی ہوں۔مجھے اس رات ہی معلوم ہو گیا تھا کہ کچھ غلط ہے۔

آذر کے ساتھیوں نے ہمیں بھٹکایا تھا۔ محل میں غداروں نے ڈراک شیڈوز کو اس رات اندر آنے کا راستہ دیا تھا۔وہ بڑی جنگ کی تیاری کر چکے ہیں۔۔میں آپ سے ناراض تھی کیونکہ آپ نے مجھے غلط سمجھا۔۔ایک بار بھی مجھ سے خود سے بات نہیں کی۔اور آپ نے مجھ سے حقیقت چھپائی۔۔

آپ جانتے ہیں میں آپ سے کئیں بار ملنا چاہتی تھی۔۔لیکن ملکہ آئیسن اور ملکہ کیرال کو لگتا تھا کہ میں آپ کو قتل کر دوں گی۔انہیں لگتا تھا کہ میں جینا کی طرح سب کو دھوکہ دوں گی۔

www.novelsclubb.com

آنا کیرل مجھے آیڈم کی موت کا زمادار ٹھرانے لگی تھیں اس رات سے۔۔کیونکہ محل کے اندار والوں کو فریب دیا گیا۔غدار آپ کے خد درجہ قریب ہیں سلطان۔۔

سب کو لگتا ہے کہ ایلف سلطان کو مار دے گی۔۔اور ایلف ایسا ہی کرے گی۔اور یہ کہتے ہی ایلف نے اپنا چاقو نکالا اور زوردار ضرب لگائی۔۔

سلطان نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔یہ سب ناقبل یقین تھا۔۔

۔۔☆☆۔۔

ڈارک شیڈوز کی سلطنت،

ماتھیوس،الفریڈ کی کوئی خبر ہے؟ایک برہم آواز سلیوان بیلک محل کے مرکزی دربار میں گونجی۔۔

"نہیں کنگ سلواد ور سلیوان میکلی۔۔الفریڈ نے ابھی تک کوئی پیغام نہیں دیا۔"

www.novelsclubb.com

اسے جلدی بادشاہ کا کام تمام کرنا ہو گا۔میں اے ڈی کی شادی کرتے ہی جنگ کا علان کر دوں گا۔

"یہ ناممکن ہے کنگ سلوادور۔۔میں جنگ سے پہلے شادی نہیں کروں گا،اور اگر کروں گا بھی تو اوفیلیا سے نہیں۔"

اے ڈی۔وہ میری مری ہوئی بہن کی آخری نشانی ہے،اور۔۔ ملکہ ازابیل کچھ کہہ رہی تھیں مگر اس نے بات کاٹی۔

"بابا میں ایک جنگجو ہوں جس نے اپنی تلوار کے سوا کسی سے محبت نہیں کی۔مجھے سلطنتِ زاریہ ایزکیل کو تباہ کرنا ہے،اور مجھے ان کے ساتھ وہ سب کرنا ہے جو ان نے آپ کی بہن جینا کے ساتھ کیا۔"

مجھے صرف انتقام لینا ہے اپنے حقیقی ماں باپ کا۔۔میں جانتا ہوں کے آپ لوگوں کو میرے منہ سے یہ سنا پسند نہیں،لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ میں آپ کے بھائی کی اولاد تھا۔جو بارہ سال قبل ان کی سفاکیت سے مارا گیا بابا۔اور میری ماں ان کا کیا قصور تھا؟

میں پوری سلطنت کو جہنم رسید کروں گا۔ایک ایک کو تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔خاص کر کے ایلف کو۔۔وہ ایک غدار ہے۔اسے ہمارے ساتھ ہونا چاہیئے تھا۔لیکن اس نے اپنی ہی ماں سے بغاوت کی۔۔

میں اسے بتاؤں گا کہ ہم سے غداری اور بغاوت کا انجام کیا ہے۔میں کچھ نہیں بھولا یاد رکھیے گا۔میں انتقام لوں گا۔

"واہ واہ میرے شیر، ٹھیک ہے تم سہی ہو ہم جلد جنگ شروع کریں گے۔ماتھیوس اس بار ماہِ لیل (ڈارک شیڈوز کی طاقت کی رات) پے مقدس روحوں کے اترتے ہی ہم جنگ کا علان کریں گے،ابھی سے تیاریاں شروع کرو۔۔"

"لیکن اے ڈی۔۔تم اوفیلیا سے شادی کیوں نہیں کر رہے۔ملکہ اداسی سے کہنے لگی۔"

"نہیں ازابیل نہیں، ہمارے بیٹے نے ایک عقلمندانہ فضلہ کیا ہے۔۔اور کنگ سلوادور کی خوشی کا تو ٹھیکنا نہیں تھا۔"

وہاں ہر ایک کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی جیسے جیت کا یقین ہو۔ہونا بھی چاہیے تھا ادھر زاریہ کی سلطنت میں تباہی جو شروع ہو چکی تھی۔

لیکن دور کھڑی قسمت جو وقت کی قید سے آزاد تھی اور دونوں سلطنتوں کو بیک وقت دیکھ رہی تھی۔کچھ لمحے دیکھنے کے بعد ٹھٹھک گئی۔اور پھر بھرپور قہقہہ لگایا۔۔اس نے جیت کی خوشبو کو محسوس کر لیا تھا لیکن کیا خوشبو زاریہ سے آئی تھی یا سلیوان بیلک سے؟؟

--☆☆--

www.novelsclubb.com

ہئی۔۔اٹھویں شہزادیوں کو محل کی کھڑکیوں میں نہیں سونا چاہئے۔۔

آواز میرے بے حد قریب سے آرہی تھی۔۔میں کتاب لکھتے لکھتے کب سو گئی اندازہ ہی نا ہوا۔۔مجھے سمجھ نہیں آیا کہ کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں۔

ایک خوبصورت نوجوان میرے سامنے کھڑا تھا۔اس کی آنکھیں سنہرے رنگ کی تھیں،جو مجھے گھور رہیں تھیں۔۔اس کا لباس تو میری کہانی کے شہزادہ اڈورڈ سا تھا۔"اوو تو تم شہزادہ اڈورڈ ہو کیا تم مجھے اپنی دنیا میں لیجانے آئے ہو۔۔پر تمہیں تو میں نے لکھا ہے۔۔کون ہو تم۔۔؟"

میں نیند میں نجانے کیا بڑبڑا رہی تھی جب مقابل نے مجھے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"اسمین تم پاگل واگل تو نہیں ہو گئی۔۔ نہیں نہیں آو خدایا میں پاگل مورنی سے شادی نہیں کروں گا۔۔"

www.novelsclubb.com

"پاگل مورنی۔۔"میں نے یک دم آنکھیں کھول دیں،اوتم تو میرک داؤد ہو نہیں وہ اتنا خوبصورت نہیں تھا۔مجھے وہ یاد ہے ایک گندا بچا جو نہاتا نہیں تھا۔۔میں سوچتے ہوئے کہنے لگی۔

"اسمین اور تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔"وہ عجیب کیفیت میں بولا۔

میرا خیال چھوڑو اور یہ بتاؤ کے تم اس وقت میرے کمرے میں چوروں کی طرح کیوں آئے ہو۔انسانوں کی طرح کیوں نہیں آئے۔۔اوتو تم ایک بہروپیے ہو۔۔جو میرک بن کے مجھے اغوا کرنے آیا ہے۔اور یہ کہتے میں نے اپنا خنجر اس کے گلے پے رکھ دیا۔

اسمین تم پاگل ہو چکی ہو سچ میں کیا؟؟میں میرک ہوں اسمین میرک داؤد تمہارا ہونے والا شہزادہ۔۔

ائیئ۔۔خود کو میرا شہزادہ مت کہو۔۔میں نے منہ بناتے ہوئے اس کے گلے سے چاکو ہٹایا۔۔

تم جانتی ہو میں بہت ذہین ہوں اور میں چاہتا ہوں کے میری شہزادی میرے جیسی ہو۔سو میں سیدھا یہاں آیا دیکھنے کہ میری شہزادی کون سے شہکار تشکیل دے رہی ہے۔لیکن دیکھ کر بالکل اچھا نہیں لگا کہ تم پتا نہیں کس اڈورڈ نامی درندے کے خواب دیکھ رہی تھی۔وہ ناگواری سے مجھے کہ رہا تھا۔

"اوووددو نمبر شہزادہ، میں نے یہاں ہی تمہارا قتل کر دینا ہے۔اگر تم نے میرے اڈیورڈ کو کچھ کہا تو۔"میں نے بھی خوب غصے سے اسے جھڑکا۔۔

"ویسے اس کتاب میں کیا ہے۔۔"دیکھاو دکھاو۔اس نے میرے ہاتھ سے کتاب چھینی۔۔

"مجھے واپس دو میرک۔۔"میں چلائی وہ اگے کی جانب دوڑا اور میں اس کے پیچھے جبھی ایک خولناک آواز قعلہ میں گونجنے لگی۔وہ تین الفاظ ہیں اور میرے قدم ساکت ہو چکے ہیں۔۔

"قاتل۔۔ایلف۔۔سلطان۔۔"ہر سو گھما گھمی ہے۔۔خادم اور خادمائیں دوڑ رہے ہیں۔۔

میں اور میرک بھی ڈورتے ہوئے مرکزی کمرے تک آئے جہاں بابا اور ایلف تھے۔۔لیکن اب وہاں خون تھا۔

میری آنکھیں وہ سب دیکھ رہی تھیں۔۔یہ عجیب منظر تھا۔کیا ایلف نے سلطان کو مار دیا تھا۔۔۔ایلف نے ایسا کیوں کیا تھا۔۔؟

www.novelsclubb.com

۔۔☆☆۔۔

ڈارک شیڈوز کی سلطنت،

"کینگ سلوادور۔۔۔الفریڈ۔"ایک سپاہی زخمی حالت میں دوڑتا ہوا سلیوان کے دربار میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا الفریڈ کو دنوسا۔؟"کیا اس نے سلطان کو مار دیا؟ کنگ سلوادور نے متذبذب ہو کر پوچھا۔

ننن۔۔۔نا۔۔نہیں۔۔سلطان کو الفریڈ نے نہیں مارا۔۔بلکہ الفریڈ خود مارا گیا ہے۔۔دنوسا تیز تنفس کے ساتھ ہکلاتے ہوئے بولا۔

دنوسا آخر ماجرا کیا ہے؟ کیا تم کھل کر بتاؤ گے۔اے-ڈی نے غصے سے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے دریافت کیا۔

"پرینسس ایلف لارا۔۔شہزادی ایلف نے سلطان کو مار کر الزام الفریڈ پے ڈال دیا ہے۔"

شہزادہ کا دماغ بھک سے اڑ چکا تھا۔ لیکن کنگ سلوادور نے ایک زبردست قہقہہ لگایا۔۔ "تو آخر ایلف نے ثابت کیا کہ وہ ڈارک شیڈوز میں سے ہے۔ واہ ایلف آخر کار، ایک سال کی محنت کام آگئی۔"

"کون سی محنت۔۔" اے ڈی کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔ اور اس وقت جذبات میں کنگ غلطی کر چکے تھے۔

"اے ڈی دراصل وہ ہماری دنیا میں سے ہی ہے سو بس ہم نے ایک کوشش کی تھی اسے واپس لانے کی۔ اب وہ جلد ہی آئے گی اور پھر ہماری جیت یقینی ہے۔"

اے۔ڈی نے ایک نظر کنگ پر اور دوسری وہاں موجود کچھ خاص لوگوں کے تاثرات پر ڈالی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ پلٹا اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔۔ سورج پورے تاب سے چمک رہا تھا۔ عقب میں بہت سے لوگ تھے۔ وہ ایک شاہی دربار سے باہر نکل رہا

تھا۔سامنے ایک عظیم سلطنت تھی۔مگر وہ وہاں کیوں نہیں تھا؟وہ باہر نکلتے ہوئے لمبے لمبے قدم اٹھانے لگا۔۔پھر پانی کے خوبصورت فوارے کے پاس آکر رکا۔۔اس کا سر چکرا رہا تھا۔اس نے آسمان کی جانب نگا اٹھائی۔ایک بے بس نگاہ۔سورج کی کرنیں اس کی آنکھوں کو چندھیانے لگیں۔ہر چیز زمین کی طرح اس کے گرد گول گھومنے لگی۔۔

ایلف کون تھی؟وہ اس سے نفرت کیوں کرتا ہے؟وہ کون ہے؟اور وہ کیوں ہے؟سوالوں کے اسودہ پرندہ اس کے گرد منڈلا رہے تھے۔

"براؤن کیا کر رہے ہو؟"فیلپ سلوادور کی آواز گونجی۔۔فلیپ اے۔ڈی کو براؤن ہی کہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اے۔ڈی کا فسوں ٹوٹا۔اس نے ایک نگاہ ارد گرد دوڑائی۔

"کیا ہے فیلپ؟؟"وہ بے زار انداز میں بولا۔

فیلپ کنگ سلوادور کا بڑا بیٹا تھا۔۔"کچھ نہیں براؤن میں شکار پر جنگل جا رہا تھا۔ چلو گے میرے ساتھ۔ لیلن (گھوڑے کا نام) کو کافی دن سے باہر نہیں لے کر گیا۔؟"

"نہیں۔مجھے کچھ کام کرنا ہے۔"وہ بہت الجھا ہوا تھا۔وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ اسے کیا ہوا ہے۔

"اے۔ڈی سب ٹھیک ہے؟"فیلپ نے متذبذب ہو کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ایلف۔۔وہ لڑکی جس سے میں نفرت کرتا ہوں بابا اس کے یہاں آنے پے خوش ہیں۔۔نن۔۔نہیں وہ یہاں نہیں آئے گی۔وہ انہیں جیسی ہے۔کچھ ہے وہ ہمیں نہیں پتا۔۔"

ایک منٹ براؤن کیا ہو گیا ہے۔اور ایلف کا کیا ذکر۔؟فیلپ حیران تھا۔

وہ آج۔۔۔۔اے ڈی نے فیلپ کو دربار میں ہونے والے واقعہ سے آگاہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"سچ میں اے ڈی۔۔ مطلب تم ایلف سے نفرت کرتے ہو اور انتقام۔۔ تم پاگل اور ایک جنونی جنگجو ہو۔" فیلپ نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا۔۔

"تم ہنس کیوں رہے ہوں۔؟ میں بہت سنجیدہ ہوں فیلپ۔۔"

"ایلف سے کون نفرت کر سکتا ہے۔ وہ بہت خوبصورت ہے۔ بالکہ اب تو میں انتظار میں ہوں کہ وہ واپس آئے۔۔"

تم کیسے جانتے ہو اسے۔؟

ملکہ ماں نے بتایا تھا کہ وہ بالکل لارا پھوپھو جیسی ہے۔اور اس کی شادی پے اس کے شہزادے کو مار دیا گیا تھا۔ لیکن وہ جنگ تھی کسی نا کسی نے تو مرنا تھا۔ جنگ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"کیوں مارا تھا۔اور مجھے یہ سب کیوں یاد نہیں۔ میں کہاں تھا۔؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

افف اواے ڈی یہ سوال کتنا فضول ہے ہم شہر سے دور تربیت حاصل کرنے گئے تھے۔ باقی مجھے اتنا ہی پتا ہے۔ ابھی یہ بتاؤ چلو گے میرے ساتھ۔؟ فیلپ اس کے بے جا سوالوں سے اُکتا گیا تھا۔ وہ ایسا ہی تھا جو چیز اسے الجھن میں ڈلے اسے وہ دلچسپ لگتی تھی۔ اور ایلف نامی وہ شہزادی اسے مکمل طور پر الجھا چکی تھی۔

--☆☆--

سلطنت زاریہ،

ہر سو اندھیرا تھا وہ خاموشی سے قید خانے میں بیٹھی تھی۔ کیا تم نے ایک شہزادی دیکھی ہے جسے اپنے محل کے ہی قید خانے میں قید کر دیا جائے۔

وقت کم تھا۔۔ شاہ وائل اب تک اس سے ملاقات کے لیے نہیں آیا تھا وہ دو دن سے یہاں اس کا انتظار کر رہی تھی۔

آ جائیں شہزادے شاہ وائل۔۔

آہ ملکہ، ایک بار پھر تاریخ مت دوہرا دیے گا۔ ایلف نے تاسف سے قید خانے کی سیاہی دیکھی۔۔

"کاش میں بھی خود غرض ہوتی۔ اور صرف اپنا سوچتی۔۔" وہ درد میں بڑبڑاتی آنکھیں موند گئی۔۔ جبھی کانوں میں ایک آواز گونجی۔

"لیکن آپ تو ایلف ہیں نا۔ انصاف کی بنیاد کو قائم رکھنے والی ایلف لارا۔۔"

"بابا۔۔ ایمرے بابا۔۔" وہ کھڑی ہوئی اور قدم قدم بڑھاتی اس انسان کے پاس جانے لگی جس کا چہرہ واضح نا تھا۔۔ یوں کے باہر سے آتی ہلکی روشنی میں بس نچلا دھڑ نظر آتا تھا۔

"بابا جان۔۔ میں ڈری نہیں ہوں۔۔ اس نے اپنے ہاتھ ایمرے کے ہاتھوں میں تھمائے۔۔۔ نا ہی مجھے بھوک لگی ہے۔ مجھے ملکہ کیرل سے کوئی گلا بھی نہیں۔۔ میں خود غرض نہیں ہوں بابا۔"

ہم جانتے ہیں ہماری بچی۔ خدا کی مدد ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے ایلف ایک بات یاد رکھنا اس سلطنت کو تمہاری ضرورت ہے۔۔ تم خود غرض نہیں ہو۔

بابا مت جائیے خدارا رُک جائیں بابا۔۔ ہاتھوں سے ہاتھ چھوٹ رہے تھے۔۔ بارہ سال قبل بھی ایسے ہی چھوٹے تھے۔

بابا ایلف نے ایک دم آنکھیں کھول دیں تھیں۔۔

ایک بار جو ہاتھ چھوٹ جائے وہ کبھی واپس نہیں ملتا۔

"مجھے آپ دونوں کی بہت یاد آتی ہے بابا اور جینا۔۔۔ لیکن میں ایلف ہوں۔۔" آنکھوں میں آئی ہلکی سی نمی کو بے دردی سے رگڑتی وہ کھڑی ہوئی۔۔

ملکہ آئسین۔۔ ہاہاہاہا۔۔ ایلف کی آنکھ سے غداری کبھی نہیں چھپتی۔۔ اب میں آپ سب کو بتاؤں گی کہ میں کیا کر سکتی ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ دو قدم بڑھا کر قید خانے کے دروازے تک آئی جہاں پہرے دار پہرا دے رہے تھے۔

"سنیں۔۔م۔۔ مم۔مجھے کچھ گھونٹ پانی دے دیں۔میں نے دو دن سے کچھ نہیں کھایا پیا خدارا۔۔"ایلف نے بے انتہا معصومیت سے خواہش کی تھی پہرے دار نا کر ہی نہیں سکا۔

"میں لا دیتا ہوں لیکن آپ کسی کو مت بتایئے گا شہزادی۔"

"نہیں بتاؤں گی۔"مدھم اور معصوم انداز۔

سپاہی چند منٹ میں پانی کا ایک گلاس لے کر آیا ایلف نے اس کو لیا اور اپنی جگہ آکر بیٹھ گئی۔۔قید خانے کی دیوار کے کونے میں کچھ جڑی بوٹیاں تھیں عام سی۔اس نے تھوڑی سی توڑی اور اسے منہ میں رکھ کر چبایا جو کہ نہایت کسیلی تھی۔۔

جلدی سے گلاس والا پانی اپنے اندر انڈیلا لیکن منہ میں ہنوز کڑواہٹ باقی تھی۔

--☆☆--

محل کا دربار سجا ہے۔لوگوں کا انبوہ ہے، جیسے کوئی خاص معاملے پر بات چیت جاری ہو۔۔اور ائسین کس شان سے سلطان کی کرسی کو سنبھلے بیٹھی ہیں۔۔اور آج یہاں نئے سلطان کے بارے میں پہلی بات چیت ہو رہی ہے۔

نہیں نہیں۔۔۔شاہ وائل یا میرک داؤد نہیں بالکہ کوئی اور۔۔

"دو دن پہلے جب میں اور میرک دوڑتے ہوئے بابا اور ایلف کے کمرے میں گئے تو ہم نے دیکھا وہاں۔۔

ایلف۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میرک یہ سب کیا ہو رہا ہے۔میں اپنے حواس کھو رہی تھی۔

وہاں ایک لاش تھی۔۔اس کی حالت سے لگتا تھا کہ اسے بہت بری طرح مارا گیا ہے۔مجھ سے وہ دیکھا بھی نہیں گیا۔۔

ایلف کا ہاتھ زخمی تھا لیکن ان ہاتھوں کو زنجیروں میں جکڑا گیا تھا۔اور وہ خاموشی سے کھڑی تھی۔ملکہ آئسین سب پے حکم چلا رہی تھیں۔

وہاں سب تھے مگر بابا۔۔۔سلطان اسلان نہیں تھے۔۔

میرک دوڑتا ہوا ملکہ آئیسن کے پاس گیا اور میں بھی۔۔تاکہ ماجرا دریافت کریں اور پھر میرے کانوں نے جو سنا وہ ناقبل یقین تھا۔

ملکہ ماں کیا ہوا ہے یہاں ؟اور ایلف کو یوں مجرموں کی طرح کیوں باندھ رکھا ہے ؟میرک نے جلدی سے جواب طلب کیا۔

"ایلف نے سلطان کو قتل کرنے کی کوشش کی۔۔میں جانتی تھی وہ ایسا ہی کرے گی اسی لیے میں یہاں اپنے وفادار کو چھپا کر گئی لیکن دیکھو۔"ان نے لاش کی جانب اشارہ کرتے ہوئے برہمی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اور پھر جب سمسا نے اسے روکنے کی کوشش کی تو اس قاتل لڑکی نے اسے مارا اور سلطان کو مار کر وہاں سے پیچھے دھکا دے دیا۔۔"اپنا بائیاں بازو کھڑکی کے باہر بنی راہداری کی جانب کرتے وہ بتا رہی تھیں۔

میں دوڑتی ہوئی کھڑکی تک آئی۔۔میں راہداری میں داخل ہوئی اور جھک کر نیچے دیکھا۔اس قدر گہرائی۔۔نیچے کھایاں تھیں سنگین تھا۔۔۔یہاں سے گرنے والا زندہ کیسے رہ سکتا تھا۔

میری ہر امید بجھ گئی۔۔ہماری سلطنت تباہ ہو جائے گی۔سلطان کو یوں نہیں مرنا تھا۔مجھے ہر چیز ختم ہوتی نظر آرہی تھی۔دماغ دل سے بغاوت کر رہا تھا۔دل ایلف کو قاتل نہیں مان رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ب۔۔بابا۔۔میں نیچے کی جانب بھاگنے لگی جب ایلف کے الفاظ نے میرے قدم منجمند کیئے۔۔

''اپنی اور ملکہ کیرل کی حفاظت کرنا اسمین النارا'' یاقوت کو ملکہ کی ضرورت۔۔

پانچ۔۔ایک زناٹے دار تھپڑ ملکہ آئسین کی جانب سے ایلف کو مارا گیا جن نے اس کے الفاظوں کو قفل لگا دیا۔۔میرے کچھ کہنے سے پہلے ہی ملکہ بولیں۔

''لے جاؤ اسے اور قید خانے میں ڈال دو۔۔اور جب تک دیوان میں اس کی سزا کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔۔کوئی اس سے نہیں ملے گا۔اور اگر کسی نے کوشش کی بھی تو یہ میرا حکم ہے کہ اسے بھی قید خانے میں ڈال دیا جائے۔''

وہ میری آنکھوں کے سامنے کچھ سپاہی ایلف کو ظالمانہ طریقے سے گھسیٹتے ہوئے لے گئے۔اور میں خاموش رہی۔میں نے آج سے پہلے ملکہ آئیسن کو کبھی ایسا نہیں پایا تھا۔وہ دو سال قبل ہی لوٹی تھیں جب ان کے شوہر کا انتقال ہوا تو وہ یہاں آ گئیں اور ان دو سالوں میں یہ روپ میں پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی۔

وہ بالکل ملکہ جیسی خود غرض نظر آنے لگی ہیں۔۔ لیکن میں اس حالت میں نہیں تھی کہ ان پے غور و فکر کرتی۔ میں دوڑتی ہوئی نیچے جانے لگی۔ بابا جان مجھے بس بابا کی فکر تھی۔ وہ مجھے یوں نہیں چھوڑ سکتے تھے۔

ماں اور شاہ وائل وہ کہاں تھے مجھے کچھ خبر نا تھی۔ مجھے کیا کرنا تھا۔ مجھے معلوم تھا ۔سلطانت میں ہمیں پہلا سبق یہی ملتا ہے کہ شہزادی کو کیا کرنا چاہیے جب اسے معلوم ہو کہ بادشاہ مر چکا ہے۔

لیکن ایک بیٹی کو کیا کرنا چاہئے جب اسے معلوم ہو کہ اس کا باپ مر چکا ہے۔ یہ سبق کسی نے سکھایا ہی نہیں۔ مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ اسمین النارا بابا کے بعد کیا کرے گی۔

www.novelsclubb.com

میں سب بھول گئی تھی۔ اس روز مجھے کوئی یاد نہیں تھا سوائے ایک انسان کے جس کی انگلی پکڑ کر اسمین نے چلنا سیکھا تھا۔

میری آنکھوں کے سامنے بابا اور ایلف دوڑ رہے تھے۔اگر اس سلطانت میں سلطان اسلان کو کسی سے بے انتہا محبت تھی تو وہ ایلف تھی۔

اور میرا دل یہ سوچ سوچ پھٹنے لگا تھا کہ اگر ایلف ہی بابا کی قتل ہوئی تو۔۔تو۔۔پھر میرا دماغ سوچنے لگا، مجھے سوچنا پڑا ہاں کیونکہ ماں اور شاہ وائل کہیں نہیں تھے۔وہ کہاں تھے؟

میں دوڑتی ہوئی محل میں واپس جانے لگی مگر محل کے مناظر تو ایک الگ ہی داستان رقم کر رہے تھے۔

ملکہ آئسین نے ہر سپاہی تبدیل کر دیا تھا۔وہاں جو بھی لوگ تھے میں انہیں جانتی تک نا تھی۔شاید وہ کوئی اضافی سپاہی تھے۔مگر میرے پاس کچھ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔میں اپنی آنکھوں سے بہتے مسلسل آنسو درشتی سے صاف کرتی زینے چڑھ کر اوپر جانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ماں کے کمرے کے باہر ہی ائیکس کھڑی تھی۔وہ میری خادمہ ہے جو بچپن سے میرے ساتھ ہے۔میں نے تیز تنفس میں جلدی جلدی ماں کے بارے میں دریافت کیا۔

"ائیکس ماں ملکہ کہاں ہیں۔۔اوو۔اور شاہ وائل ؟؟۔"

اسمین شاہ وائل سلطان کی لاش تلاش کرنے گیا ہے اور ملکہ ۔۔اس کا انداز میرے دل کو دہلا رہا تھا۔

اور ملکہ ؟؟میں نے اپنے دل میں ابھرتے ہر برے خیال کو جھٹکا۔۔

ملکہ کو زہر دیا گیا ہے۔ملکہ آئیسن کا کہنا ہے کہ یہ بھی ایلف۔۔

ہٹو آگے سے۔میں نے اس کی بات تک نا مکمل ہونے دی اور جلدی سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔وہاں ملکہ کیرل میری ماں۔۔۔۔زندگی اور موت کے بیچ کی دیوار پر شب خوابی میں جھول رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ڈیفنے اور بہت سی دائیاں ان کے آگے پیچھے تھیں۔

اور میں یہی سوچ رہی تھی کہ ایک بیٹی کو کیا کرنا چاہیے جب اسے معلوم ہو کہ وہ یتیم ہو چکی ہے اور اس کی ماں موت کے آغوش میں جا رہی ہے۔ایک شہزادی کو کیا کرنا چاہیے جب اس کا باپ مر گیا ہو اور ماں اس کے سامنے آخری سانسیں لے رہی ہو۔اسے کیا کرنا چاہیے۔؟

میں چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی ڈیفنے کے پاس پہنچی۔۔۔

"کیا وہ بچ جائیں گی ڈیفنے۔؟"میں کسی فسوں میں ڈوبی یہ سوال کر رہی تھی۔

"خدا سے اچھی امید رکھیں شہزادی۔"ڈیفنے نے مجھے ہمیشہ کی طرح تسلی بخشی اور ہمت سے کام لینے کو کہا۔۔وہ رات تو جیسے تیسے میں نے گزار لی۔ مگر اگلے دن جب ناں ماں کو ہوش آیا نا شاہ وائل لوٹا۔۔تو میں ڈیفنے کے پاس بیٹھ کر خوب روئی۔اور اس دن مجھے ایک بات معلوم ہوئی کہ

جب آپ کے اپنے دھوکہ دیں تو دل میں درد ہوتا ہے۔ میں بہادر نہیں ہوں ایلف جتنی بہادر نہیں ہوں۔ یہ ایک عظیم جھٹکا تھا میرے لیے۔

اس دن مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ سلطانت کی حکمرانی ملکہ آئیسن نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے اور اب وہ ہی کوئی سلطان منتخب کریں گی۔"

شاہ وائل جب لوٹا تو اس نے بتایا کے انہیں بابا کی لاش تک نا ملی۔۔ اور پھوپھو نے اس سے بہت سے اختیار بھی چھین لیئے، جن پے اس کا حق تھا۔

مجھے لگا وہ یہ سب میرک کے لیے کر رہی ہیں، لیکن نہیں وہ یہ سب ابرس کے لیے کر رہی تھیں۔ ان کے مطابق ابرس اس سب کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہے ۔ وہ بہت قابل ہے۔۔

www.novelsclubb.com

آج یہاں دیوان اسی لیے سجایا گیا ہے۔ کہ ملکہ آئیسن لوگوں کو ابرس کے بارے میں سوچنے کا کہیں گی۔۔ یہ نہیں ہو سکتا۔۔ وہ اس سلطنت کا بہادر جنگجو ہے، "

لیکن جب یہاں شہزادے موجود ہیں تو وہ کیوں سلطان بنے گا؟"

بڑے سردار آپس میں یہی سب گفتگو جاری کئے ہوئے تھے۔۔۔

آج ایک بار پھر تاریخ کسی اور انداز سے خود کو دوہرا رہی تھی۔ ملکہ خود غرضی کر رہی تھی یا لالچ۔۔ یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

--☆☆--

قید خانہ کا ماحول گرمائش زدہ تھا۔ ہر کچھ فاصلے پر دیوار سے لٹکی مشالیں ماحول کو ایک الگ ہی رنگ بخش رہی تھیں۔۔ مختلف قیدیوں کے مختلف درد گیت کی صورت کانوں میں داخل ہو رہے تھے۔ جو وہ سب اپنے اپنے قیدی پنجروں میں سوتے ہوئے بڑبڑا رہے تھے۔

وہیں ان سب سے الگ، اور چھوٹے سے سیاہ قید خانے کے باہر سپاہی اندر جھانکتے ہوئے کچھ گفتگو کر رہے تھے۔

"دیکھو وہ ہلی تک نہیں رات سے۔ کوئی تو ماجرا ہے۔"

"نہیں۔۔ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے وہ سو رہی ہوں۔"

"دیکھیں کیا؟"

"پاگل ہو۔۔ ملکہ نے تمہیں بھی قید میں ڈال دینا ہے۔"

"لیکن اگر وہ مر گئی تو۔۔" یہ وہی سپاہی تھا جس نے اسے پانی دیا تھا۔

"اچھا چلو اسے دیکھتے ہیں۔؟"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ مگر ایلف اپنی جگہ جامد سی لیٹی تھی۔ ان نے آگے جا کر اسے ہلکہ سا ہلایا جس پر اس کا دائیں ہاتھ ڈھلک کر نیچے جا گرا۔۔ اور اس کے منہ میں موجود سفید جھاگ یہ باور کروا رہی تھی کہ اس کو زہر دیا گیا ہے۔

سپاہیوں کا سانس سوکھ چکا تھا۔ تھی تو شہزادی اس کو کچھ بھی ہو جاتا تو ان کو قتل کر دیا جاتا۔۔

ان میں سے ایک ہڑبڑاہٹ میں دوڑا اور جلدی جلدی زینے پھلانگنے لگا۔

وہ اوپر پہنچا ہی تھا جب اس نے محل کے صحن میں شاہ وائل اور میرک کو تلوار بازی کرتے دیکھا۔۔ وہ دونوں ہی غصے میں تھے۔۔

وہ جلدی سے ان تک جانے لگا جبھی ابرس نے اس کا راستہ روکا۔۔

کیا ہوا ہے؟ تم اتنی گھبراہٹ میں کہاں جا رہے ہو۔؟ ابرس کی آواز میں ایک الگ ہی گرج تھا۔

"و۔وہ۔۔ شہزادی ایلف۔" اس نے ہکلاتے اتنا ہی کہا تھا کہ شاہ وائل نے تلوار چھوڑ دی۔۔ اور اندر کی جانب بھاگا۔

"کیا ہوا ایلف کو۔؟" سنہری انکھوں میں برہمی لیے وہ عجلت میں بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ شہزادی کو زہر۔۔"وہ کہہ رہا تھا کہ ابرس سمیت شاہ وائل اور میرک بھی قید خانے کی جانب دوڑے۔

وہ سب بھاگتے ہوئے قید خانے میں آئے۔۔ابرس سب سے آگے تھا اور قریب تھا ابرس شہزادی تک جاتا مگر شاہ وائل نے اسے وہیں روک دیا۔

''تم ایلف کے قریب جانے کی کوشش بھی مت کرنا۔؟"شاہ وائل انگلی اٹھا کر تنبہ کرتا ایلف تک آیا۔۔

'ایلف۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔ایلف۔ لیکن ایلف بیہوش تھی۔"

وہ میرک کی مدد سے اس کو اوپر لے آیا۔اس کے کمرے میں لاتے ہی شاہ وائل نے ڈیفنے کو طلاب کیا۔اور ساتھ ہی میرک کو حکم دیا کہ اسمین کو بھی بلا کر لائے۔۔

اب سب جا چکے تھے۔اس عالیشان کمرے میں دو ہی نفوس موجود تھے۔

ایلف اور شاہ وائل۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایلف کیا تم ٹھیک ہو۔۔وہ پانی اس کے چہرے پر چھڑکتے بولا۔"

"میں ٹھیک ہوں شہزادہ۔۔وہ یک دم اٹھ کر بیٹھ گئی۔مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔وہ جڑی بوٹی اتنی طاقتور نا تھی کہ ایلف کو شکست دے دیتی۔"

وہ مسکرائی۔اور شاہ وائل اس مسکراہٹ میں کہیں کھو گیا۔

"ملکہ کیرل کیسی ہیں شاہ وائل۔؟"

شاہ وائل نے نظریں جھکا لیں۔"وہ اب تک ہوش میں نہیں آئیں۔"

"یہ لیں۔ایلف نے اپنے چوغہ کی جیب سے ایک مرہم نکال کر دیا۔

یہ شہزادی کو پلا دیں۔وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ بات کر ہی رہے تھے کہ اچانک دروازہ کھلا۔۔وہ دونوں گڑ بڑ ائے لیکن اندر آتے میرک اسمین اور ان کے ساتھ ڈیفنے کو دیکھ کر ان دونوں نے ایک گہرا دم بھرا۔۔

"ایلف۔۔ تم نے ایسے کیوں کیا۔ کون کرتا ہے ایسا۔؟" اسمین کے سوال پے ایلف بس نظریں جھکا گئی۔

"اسمین ابھی نہیں۔ ابھی ہمیں اپنی سلطنت کا سوچنا ہے۔ بعد میں ایک دوسرے کا سوچیں گے۔۔ ٹھیک ہے پیاری لڑکی۔۔" شاہ وائل کا وہ خوبصورت اور ملائمیت سے بھرا انداز ہر ایک کے چہرے پر تبسم بکھیر دیتا تھا۔

"ہمیں جلدی جانا چاہئے نا۔۔ اس سے پہلے ملکہ آئیسن آئیں۔" میرک داؤد نے اپنی عقل جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اوف و میرک پاگل ہو۔" ایلف اس کی اس عقلمندی پر جھنجھلائی۔۔

"ابھی آپ سب جاؤ اور ڈیفنے کو یہاں میرے پاس رہنے دو۔ آپ سب پرانے قلعہ میں جاؤ۔۔ میں بھی آجاؤں گی۔

www.novelsclubb.com

ابھی ملکہ مجھے دیکھنے آئیں گی۔ڈیفنے آپ نے یہی کہنا ہے کہ کچھ غلط کھانے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔اور اس کو دو دن تک ہوش نہیں آئے گا۔ٹھیک۔

--☆☆--

کہاں جا رہے ہیں آپ تینوں۔۔ملکہ آئسین ایلف کو دیکھ آئیں تھیں۔اور اب وہ باہر آئی ہی تھیں کہ انہیں میرک داؤد، شاہ وائل اور اسمین باہر جاتے دیکھائے دیئے۔

"اگر شاہ وائل اور اسمین آپ دونوں یہاں سے جانا چاہتے ہیں تو جا سکتے ہیں یہ یاد رکھتے ہوئے کہ دوبارہ آپ اس سلطانت میں داخل نہیں ہو سکتے۔لیکن میرک آپ ہماری اجازت کے بغیر کہیں نہیں جا سکتے۔"ملکہ اپنے جارہانہ انداز میں یہ غیر منصفانہ فیصلہ سنا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیوں ملکہ آئیسن۔۔اسمین النارا میری زمہ داری ہے۔۔میری ہونے والی شہزادی ہے۔جہاں وہ جائے گی میں بھی جاؤں گا ویسے بھی اب یہاں ہمارا کوئی کام نہیں۔ہم اپنے قعلہ میں جا رہے ہیں۔جب محل ملکہ کے ہاتھ میں ہو اور وہ اپنے بچوں سے زیادہ دوسروں پے یقین رکھتی ہوں تو بچوں کو ویسے ہی کرنا چاہیے جیسے وہ بچپن میں کرتے ہیں۔"

"آپ ہمیں نہیں روک سکتیں۔ملکہ آئیسن۔۔ہر اختیار آپ کے پاس نہیں۔" شاہ وائل نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"چلو اسمین النارا۔۔"اور پہلی بار اسمین نے میرک داؤد کو اس روپ میں دیکھا تھا۔وہ اس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھتا چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

--☆☆--

ڈارک شیڈوز کی سلطنت،

"یہ تم ہمیشہ مجھ سے اتنے تیز کیوں رہتے ہو براؤن۔؟"

"کیونکہ تمہارے لیے زندگی سب کچھ ہے جبکہ میری زندگی ہی یہ گھوڑا اور میری تلوار ہے۔" وہ دونوں سبز پہاڑوں پہ اپنے گھوڑے دوڑا رہے تھے۔ فلیپ اے ڈی کے برابر آنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

لیکن کون تھا جو گھڑ سواری اور تلوار بازی میں براؤن کو شکست دے سکے۔ اسے اگر کسی سے محبت تھی تو تین چیزوں سے تھی۔۔ اس کا گھوڑا، اس کی تلوار اور جنگ۔ وہ لڑاکا جنگجو تھا لیکن وہ جنگلی اور وحشی نہیں تھا۔

"فلیپ۔۔ ایک بات بتاؤ۔۔" وہ دونوں اب کہ اپنے گھوڑے درخت کے ساتھ باندھ کر نہر کے کنارے تیر کمان ہاتھوں میں لیے بیٹھ رہے تھے جبھی اس نے سوال کیا۔

"ہاں براؤن کیا بات بولو۔"

"آخر زار یہ ایز کیل والے ہمیشہ ہمیں اتنا غلط کیوں سمجھتے ہیں۔" اور اس سوال پے فلیپ جھٹکے سے اس کی جانب چہرہ موڑے کن انکھیوں سے دیکھنے لگا۔ اے۔ ڈی دی کسٹیلیا وہ لڑکا جو ہمیشہ انتقام کی بات کرتا تھا، وہ آج وجہ جاننے کا سوال کر رہا تھا۔

"تم ایسا کیوں پوچھ رہے ہو اے ڈی جبکہ تم جانتے ہو کہ وہ لوگ غلط ہیں۔ اور یہ ایک انتقام کی جنگ ہے جس نے کبھی ختم نہیں ہونا۔"

"کیونکہ فلیپ جن سے مجھے شدید نفرت ہے بابا ان ہی کی شہزادی کے آنے پر خوش ہیں۔۔ میں نے ان کے چہرے پر ایلف کے آنے کی خالی امید کی جو چمک دیکھی تھی۔ وہ خون کی کشش کو بیان کر رہی تھی۔ یعنی کہ بابا اسے سب سے زیادہ چاہتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ایسا نہیں ہے اے ڈی یہاں رحم نہیں ہے۔ بابا یہ سب اپنے مقصد کے لیے کر رہے ہیں اور مجھے لگتا ہے ہمیں ہمیشہ یہی سبق دیا جاتا ہے کہ اپنے سوا کسی کا نا

سوچو۔اور ٹھیک بھی ہے۔ تم ایلف سے یوں ہی چڑتے ہو۔ایک بار ملو گے تو مجھے یقین ہے ہمیں جیسی ہو گی وہ۔ تبھی تو اپنے سلطان کو مار دیا ہے۔"

"بس رہنے دو فلیپ مجھے اس لڑکی سے نفرت ہے، وہ ایک باغی لڑکی ہے۔اور آخر کو اس میں زاریہ والوں کا خون ہے۔مجھے اس پے کبھی یقین نہیں آئے گا۔"

اے ڈی کہتا کھڑا ہوا، نہر کی نمکین خوشبو کو اندر اتارا وہ یوں ہی چلنے لگا۔۔ ہوا کی سنسناہٹ کچھ گیت تو کچھ پیغام دے رہی تھی۔کچھ کچھ لمحوں میں میٹھا ہوا کا جھونکا اس کے چہرے سے ٹکراتا۔پرندوں کے پروں کی کھردری پھڑ پھڑاہٹ ماحول کو اور بھی پُرکشش بنا رہی تھی۔

"مانا کے ہمارے خون میں بے رحمی ہے پر اپنوں کے لیے اتنے بے رحم نا بنو۔۔"

"دشمن اور دوست اے ڈی سب کے لیے بے رحم ہی ہے۔"

"براؤن کیا تم ٹھیک ہو۔؟"

ہاں بالکل ٹھیک۔۔

"رہنے دو بس چلو۔۔"

وہ دونوں پھر واپس اپنے گھوڑوں پر سوار ہوتے انہیں دوڑ لگا چکے تھے۔ وہ دونوں شکار پے آئے تھے سو آج کی رات یہاں ہی جنگل والے قعلہ میں گزارنے والے تھے۔

۔۔☆☆۔۔

زاریہ ایزکیل کی سلطنت،

"ملکہ آئیسن وہاں کھڑی ان تنوں کو جاتا دیکھ رہی تھیں۔۔اور پھر وہ زیر لب مسکرئیں۔ وہ بظاہر کامیاب ہو چکی تھیں۔ ایک انتقام اور بدلہ جو آج تمام ہوا تھا۔"

www.novelsclubb.com

ادھر شاہ وائل، اسمین اور میرک اپنے اسی بوسیدہ اور ویران قعلہ میں پہنچ چکے تھے۔

"تاریخ خود کو دوہرا رہی ہے۔" شاہ وائل نے بوسیدہ قعلہ کی دیواروں میں مہکتی خود غرضی کو محسوس کرتے کہا۔

مجھے یقین نہیں آتا شاہ وائل کے ہماری سلطنت اس حال کو پہنچ چکی ہے۔ جو آج سے چند سال قبل میں تھی۔ ہر بار جنگ ہم نہیں ہاریں گے۔ اس بار تو بالکل نہیں۔ اس بار ہم ایک آیڈم اور بابا ایمرے کی قربانی نہیں دیں گے۔ اس بار ہم ملکہ کی خود غرضی کی سزا نہیں کاٹیں گے۔ میرک داؤد اپنے آپ کو یقین دلا رہا تھا یا اپنے ساتھیوں کو وہ سمجھ نہیں سکا۔

ایسا ہی ہو گا میرک۔۔ چالو ہمارے پاس وقت کم ہے۔ اسمین اور تم یہ چابیاں لو اور نیچے تہہ خانے کو کھولو۔ میں سیاہ گلاب لے کر آتا ہوں۔

--☆☆--

میں اسمین النار ایاقوت کی شہزادی، میں نے کبھی سوچا تھا کہ ہمارا ایاقوت ہمیشہ خوش ہی رہے گا، لیکن شاید میں غلط تھی خوشیاں کبھی دائمی نہیں ہوتیں۔ لیکن خوشیاں لوٹ آتی ہیں، اور ہم انہیں لے آئیں گے۔ میں اس وقت میرک کے ہمراہ قعلہ کے پرانے مگر خوبصورت اور عالیشان صحن کو عبور کرتے تہہ خانے کی جانب بڑھ رہی ہوں۔

میری آنکھیں میرے ارد گرد مجود قدرت کے شاہکاروں کو دیکھ رہی ہیں۔۔

ہم سب خوش ہی تھے مگر پھر ملکہ آئیسن لوٹ آئیں مجھے لگتا ہے وہ صرف اپنی ماں کا انتقام لے رہی ہیں۔۔

آپ سب جانتے ہیں کہ ملکہ نے خودغرضی کی تھی۔ کیا میں آپ کو بتاؤں کیا تھی وہ خودغرضی اور کون تھی وہ ملکہ۔۔

"ہاں ٹھیک ہے۔" میرک مجھے آواز دے رہا ہے کیونکہ میں پھر سے اپنی کتاب لے کر بیٹھ گئی ہوں آپ سب کو یاقوت کی دستان سنانے مگر کوئی بات نہیں میں نے اسے تہہ خانے میں جانے کا کہ دیا ہے۔ میں بس تھوڑا لکھ لوں پھر چلی جاؤں گی۔

یاقوت کی خوبصورت مگر غمگیں داستان یہ پڑھنے والوں کے نام،

میں نے یہ سیاہ روشنائی سے بڑا بڑا لکھا ہے تاکہ آپ جان جائیں کے یاقوت میرے لیے بہت حاص ہے۔

کہانی کو ایک بار پھر ماضی میں لے کر چلتی ہوں۔ آج سے کئیں سو سال قبل جب میرے دادا کے بھی دادا کا دور تھا اس وقت وہ دو بھائی تھے۔ جن کے بیچ برائی پیدا ہوئی۔ جیسا کے ہم جانتے ہیں کہ بری طاقتیں ہمیشہ سے ہم سب کو برائی میں تبدیل کرنا چاہتی ہیں بس اس وقت یوں ہی ہوا اور ان میں سے ایک بھائی نے ایک خدا کو ماننے سے انکار کر دیا اور پتھر کے بُت بنا کر ان کی عبادت شروع کی اور اپنے ہی بھائی کو قتل کر کے حکومت کرنے لگا۔ مگر رعایا دو فرقوں میں بٹ گئی جو حق کے

ساتھ تھے ان نے باطل پے غلبہ پالیا اور وہ زاریہ ایز کیل کہلائے جبکہ باطل ہار گئے مگر نابود نہیں ہوئے سوان نے اپنی ایک الگ دنیا بسائی اور ڈارک شیڈوز کہلانے لگے۔

میرے داداجان نے باباایمرے کی طرح یوں ہی ڈارک شیڈوز کی ملکہ سے شادی کی تھی۔ لیکن وہ ملکہ بے وفا ہر گز نا تھیں۔ بس کہانا برائی کبھی اچھائی کو برداشت نہیں کرتی۔

"کیا ہے میرک داؤد، کوئی کام خود بھی کرلو۔" اب اسے کوئی اوزار نہیں مل رہا جس کے لیے وہ مجھے چلا چلا کے آوازیں دے رہا۔۔افف خدایا خیر میں آگے بڑھتی ہوں۔

www.novelsclubb.com

دادا نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی بیوی سے باباایمرے اور میرے بابا تھے۔ جبکہ دوسری سے آئسین پھوپھو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک جنگ میں ہمارے دادا کے بھائی مارے گئے تھے جس کے بدلہ ان نے ڈراک شیڈوز کی ایک شہزادی کو باندی بنایا تھا۔اور بھی بہت سے غلام تھے۔ لیکن چونکہ وہ شہزادی تھیں اس لیے دادا نے ہمیشہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ کیونکہ وہ معصوم تھیں۔ بابا اور ایمرے بابا بہت چھوٹے تھے جب میری دادی کا انتقال ہو گیا۔اور بس بعد میں دادا نے ملکہ مایا میکلی سے شادی کرلی۔ شروع میں تو ان کی اولاد نہیں تھی اس لیے وہ بابا اور امیرے چچا سے بہت محبت کرتی تھیں۔ پھر ان کے گھر آئسین پھوپھو پیدا ہوئیں اور اس دن سے ملکہ خود غرض ہونے لگی۔

لیکن وہ ظالم نہیں ہوئی تھیں بس ذرا وہ ائسین پے زیادہ دھیان دیتی تھیں۔ لیکن ایک لالچ اور ایک خوف نے انہیں آگھیراہ۔۔۔ان کے ہاں بیٹی تھی۔ بیٹا نہیں۔۔اقتدار اور طاقت کسے بُری لگتی ہے۔ان نے بھی اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنا شروع کردی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ناتو ڈارک شیڈوز کے ساتھ تھیں نا ہمارے وہ بس اپنے لیے سوچتی تھیں۔ان نے خود غرض کی چادر اوڑھ لی تھی۔وہ ایک مرض ہے،ایک ایسا مرض جو ایک بار چڑھ جائے تو کبھی نہیں اترتا۔۔خود غرضی کا مرض۔۔

اس کے لیے ان نے بہت سے ایسے کام کیے جو کہ ہماری سلطنت کو تباہ کر سکتے تھے ۔سب سے پہلے تو ان نے اسمین النارا کی شادی ہماری ہی سلطنت کے کسی شہزادہ سے کرنے کا فیصلہ کیا۔لیکن پھر دادا نے دوسری سلطنت کے شہزادہ سے ان کی شادی کر دی۔

ملکہ مایا میکلی خوش بالکل نا تھیں۔

انہیں دنوں دادا کو بابا ایمرے اور جینا کی شادی کا معلوم ہوا۔دادا جینا کو مایا کے سامنے نہیں لانا چاہتے تھے۔مگر ایلف جب پانچ سال کی ہوئی تو وہ بیمار پڑ گئی اس لیے وہ دونوں ماں بیٹی محل میں آئے۔بس مایا نے جینا کو پہچان لیا تھا۔کہتے ہیں

انہیں نے ڈارک شیڈوز کو جینا کا بتایا تھا۔ پر دادا نے انہیں بہت دور جھجھ دیا۔۔ پھر ہم سب بڑے ہو گئے۔

ایلف جب پندرہ کی ہوئی تو دادا کی وصیت کے مطابق اس کی شادی آیڈم سے کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔ سب سرداروں اور وزراء کی باہم رضامندی سے آیڈم کو ولی عہد مقرر کیا گیا۔۔۔ لیکن ملکہ مایا یعنی دادی جان نے ایک خود غرضی کی۔ ان نے جینا کو مروا دیا اور الزام بابا پے لگا یا، ان نے ڈراک شیڈوز کو آیڈم کی غیر معمولی صلاحیتوں کا بھی بتایا تھا۔ جبھی تو ان نے آیڈم یا ایلف میں سے ایک کو مانگا تھا۔ آیڈم بچپن سے ہی ہم سب سے مختلف رہا ہے۔

بابا ایمرے نے ایلف کی جان بچانے کے لیے سلوادور پے حملہ کیا ایلف وہاں ہی موجود تھی۔ پھر بابا اپنی تلوار لے کر مڑے تھے جب سلوادور نے ایمرے بابا کو پیچھے دھکیلا جس کی وجہ سے وہ بابا کی تلور پے جا گرے۔ اور اس دن ہم جنگ تو جیت گئے لیکن ہم نے سب کھو دیا۔

ایک خود غرضی۔۔اس دن کے بعد بھی ملکہ اپنی چالیں چلتی رہیں کیونکہ میرک داؤد حقیقت میں اسمین النارا کا بیٹا نہیں ہے۔وہ ایلف کا بھائی ہے۔ایمرے بابا کی پہلی بیوی سے ان کا انتقال میرک کی پیدائش پے ہوا تھا تبھی سے ملکہ آئسین اس کو اپنی زیر نگرانی پال رہی تھیں۔وہ ایلف سے دو برس بڑا ہے۔اور بس اقتدار کے حصول نے ملکہ کو برف کر دیا تھا۔رحم کو ختم کر دیا تھا۔

"اچھا میرک میں بس آرہی ہوں۔۔"داستانیں لا محدود ہوتی ہیں لیکن ابھی کے لیے ختم مجھے میرک کی مدد کرنی ہے۔۔۔

میں نے کتاب بند کی اور نیچے میرک کے پاس جانے اور اس کی مدد کرنے کے لیے قدم آگے کی جانب بڑھا دیئے۔

www.novelsclubb.com

--☆☆--

وہ دونوں وہاں تہہ خانے میں موجود تھے۔ کیا اسے ایک تہہ خانہ کہنا سہی ہے۔ نہیں بلکہ اسے تو ایک راز کہنا چاہئے۔

وہ دونوں متذبذب لگ رہے تھے۔ انہیں تو اس کے بارے میں معلوم نا تھا۔ ایک وسیع کمرا زیرے زمین۔۔ جس کے چھت پے قدیم یونانی نقش کاری ہوئی تھی۔ ایک خاص طرز کے ہالے تھے، جن سے روشنی امنڈ امنڈ کر اندر داخل ہو رہی تھی، کمرے کا داخلی دروازہ آبنوس اور زیتون کی لکڑی سے تراشا گیا کوئی شہکار تھا۔ کمرے کے فرش پے بھی کچھ عجیب گرافٹیز تھیں۔ کمرے کے بیچ و بیچ ایک چھوٹا سا تالاب تھا۔ مستطیل شکل میں جس کا پانی نا نیلا تھا نا سبز بالکہ وہ جامنی اور ہلکی سرخی مائل تھا۔۔ وہ اس قدر دلکش تھا جیسے کوئی جادوئی پانی ہو جو اپنی جانب کھینچتا ہو۔ اس کے ساتھ ہی داہنی جانب ایک شیشے کا خوبصورت مجسمہ نسب تھا۔ اور باقی کی جگہ میں بہت سی کتابیں اور قدیم آلات تھے۔

www.novelsclubb.com

کمرے کے در و بام سے کسی علم نجوم پے کام کرنے والے کی مہک آتی تھی۔وہاں کا ماحول قدرے متواتر تھا۔خاموشی کی گہری سانسوں کی آوازوں کو بھی گیت بنا رہی تھی۔

تمہیں معلوم ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے؟میرک داؤد اس جادوئی جگہ کے حصار میں مبتلا اپنی آنکھوں کو اس ایک آلے پے ٹکئے بولا جس سے چاند کی عمر معلوم ہوتی تھی۔

"میرک داؤد مجھے کچھ یاد نہیں۔"اسمین ان لاتعداد کتابوں کو محویت سے دیکھتے بولی۔۔جن میں نجانے کون کون سی داستانیں مدفن تھیں۔

"کیا ہم سو رہے ہیں اور یہ ایک خواب ہے۔"

"نہیں میرک داؤد۔۔ہہ۔ہم نے غلطی سے کوئی غلط دروازہ کھول دیا ہے۔"

"لیکن یہ سب تو ایک خواب جیسا ہے۔میں جہاں علم حاصل کرنے گیا تھا۔وہاں ہمیں ان آلات کے بارے میں خیال دیا گیا تھا۔۔"

"اور جو کتابیں میں دیکھ رہی ہوں ان کے بارے میں، میں نے فقت افسانوں میں پڑھا تھا۔"

"تم دونوں ابھی تک یوں ہی کھڑے باتیں کر رہے ہو۔بہت ہی بے وقوف ہو۔۔میرک داؤد،اسمین۔۔"شاہ وائل ان دونوں کو یوں ساکت سا کھڑا دیکھ غصے سے بولا۔

یہ سب کوئی خواب نہیں ہے۔ان سب چیزوں کو میں نے کچھ ہی وقت پہلے دیکھا ہے۔میں بھی حیران تھا۔لیکن میرا بھائی ہم سب کو ادھورے راز دے کر چھوڑ گیا۔

ایک منٹ شاہ وائل۔۔۔بھائی۔ک۔کلک۔کون؟"ایڈم الپ" اسمین جو اسے بھلانے کی ہر بار ناکام کوشش کرتی تھی اس ڈر سے کہ آنکھیں بھیک جائیں گی۔دل اس سے ملنے کی خواہش کرے گا،نا چاہتے ہوئے بھی اسی کو سوچنے لگی۔

"ہاں۔ایلف نے ہی یہ راز آشکار کیا ہے۔"اس کو آذر نے یہ بتایا تھا کہ آیڈم کے پاس بہت سارا علم تھا اور اس علم کا علم ملکہ کو ہو گیا تھا۔ملکہ مایا کی ایک ہی اولاد تھی۔وہ اسمین کو کھونے سے ڈرتی تھیں اس لیا ان نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے۔

جب جینا آئیں تو ان کا حسد بڑھ گیا۔ان نے جینا کو اپنے مفاد کے لیے مروایا اور الظام بابا پے ڈالا اس شادی کی خبر بھی انہیں نے ڈارک شیڈوز کو دی تا کہ وہ اپنے بدلہ میں آیڈم کو مار دیں اور ایلف کو لے جائیں لیکن بابا نے ایلف کو بچا لیا اور ہم نے آیڈم کو کھو دیا۔۔میں اور میرک اس وقت تربیعت کے لیے گئے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

پہلے توان نے مریک کا یہی سوچا تھا کہ آئسین اس کو پالیں گی اور وہ انہیں کا سب سے وفادار ہو گا پر جب میرک نے مزید علم کے لیا وہاں ہی رہنا پسند کیا اور سلطنت سے دور رہا تو ملکہ کا ڈر بڑھ گیا۔

وہ خالی ہاتھ رہ گئی تھیں، پھر ان نے اپنی بیٹی کو ان سب میں شامل کر لیا۔۔ایک سال قبل جب ان کی وجہ سے آذر نے ڈراک شیڈوز کے کہنے پے حملہ کیا تو اس روز وہ بھگدڑ میں محل کی اونچی کھڑکی سے گر گئیں۔وہ مفلوج ہو گئیں کیونکہ وہ بہت سے بھوسے پر جا گریں تھیں ان کی حالت بہت خراب ہو گئی۔وہ اس روز سے بستر مرگ پر ہیں۔۔

ایلف کے مطابق ملکہ مایا نے اس سب سے پہلے اپنے وفادار سے کہ کر اسمین پھوپھو کو خبر بھیجی تھی، تبھی وہ آگئیں تھیں۔اور اب یوں لگتا ہے کہ وہ واپس اپنا انتقام لے رہی ہیں۔۔وہ بھی مایا کی طرح خود غرض ہو گئی ہیں۔۔۔اور اس سب میں میرا دل بس ایک چیز کے لیے خوفزدہ ہے۔

www.novelsclubb.com

یلدیز زینپ۔۔۔ان تینوں نے باہم ایک ہی نام لیا۔اور پھر دماغ کی آوازوں کو جھٹکا۔۔

"نہیں نہیں اس نے بہت وقت ہمارے ساتھ گزارا ہے، وہ بہت معصوم ہے وہ یہ غلطی کبھی نہیں کرے گی۔"

"خدا کرے۔" اسمین نے کہا۔

خیر چلو لگ جاؤ کام پر۔ اسمین تم وہ جو گندمی جلد والی کتابیں ہیں وہ لے آؤ اور میرک تم وہ شیشیاں جو سامنے رکھی ہیں۔ پھر۔۔

اب کہ شاہ وائل انہیں کام سمجھا رہا تھا، پھر وہ سب کام میں مشغول ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

--☆☆--

ڈارک شیڈوز کی سلطنت،

سلیوان بیلک محل،

ملکہ ایزابل آپ جانتی ہیں میں نے کچھ نہیں کہا تھا۔میں ہمیشہ اے۔ڈی کا خیال کرتی ہوں مگر اسے مجھ میں کوئی دلچسپی نہیں۔آپ رہنے دیں اب مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔"

اے ڈی۔۔۔صرف وہ ضدی ہے،بعد میں مان جائے گا۔ازابیل اسے جیسے یقین دلا رہیں تھیں۔

"خدا کے لیے،مجھے چھوڑ دو میں نے کچھ نہیں کیا خدا کے لیے۔"

وہ دونوں باتیں کر رہی تھیں کہ باہر سے آتی چیخنے چلانے کی مجبور اور دردناک آوازوں نے ان کی توجہ اپنی جانب مرکوز کی۔اوفیلیا بھاگتی ہوئی کھڑکی تک آئی۔نیچے محل کے صحن میں لوگوں کا مجمع تھا۔اور سب ایک لڑکی پے پتھراؤ کر رہے تھے۔اسے ایک تختہ پے لا کر بٹھایا جا رہا تھا۔

"ملکہ ازابیل۔۔آپ نے ہی میریام کے بارے میں کنگ کو بتایا ہے نا۔" میں نے کہا تھا کہ مت کریں۔۔آ۔۔اپ

ملکہ کے چہرے پے بھکری مسکراہٹ اسے اور بھی جھنجھلا رہی تھے۔وہ جانتی تھی کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

ملکہ خوشی خوشی ایک مغرور چال چلتی نیچے آگئی وہ بھی ساتھ ہی تھی۔

اب کے دو جلاد جن نے چہرے کو سیاہ چمڑے سے ڈھک رکھا تھا،اس لڑکی کے دونوں ہاتھ ساتھ بنے لکڑی کے دو موٹے ڈنڈوں سے باندھ رہے تھے۔وہ گھٹنوں کے بل زمین پے بیٹھی تھی۔پھر کنگ سلوادور اپنے غرور اور تکبر کے ساتھ وہاں عین اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔اس لڑکی کے نرم بالوں کو اپنے ظالم ہاتھوں کی گرفت میں لیتا اس کی گردن کو پیچھے کی جانب کرتے پوچھنے لگا۔

کیا تم ائریس،اوفرس اور اسینا کو اپنا خدا مانتی ہو؟

لڑکی جو درد سے بل بلا رہی تھی۔ پر اس کی آنکھوں میں کچھ اور تھا کچھ بے حد خوبصورت۔۔ وہ مسکرائی اور چلا کر کہا۔

میں ایک خدا کو مانتی ہوں۔ ائریس، اوفرس اور ان کے تمام ساتھی تمہارے ہاتھوں تراشے گئے بے جان پتھریلے بُت ہیں۔

اور بس اس پر کنگ سلوادور نے ایک ہتھوڑا اور ایک کیل مانگی۔۔ وہ کیل چھوٹی ہر گز نا تھی۔ ایک بھاری بھر کم سی کیل تھی۔ اس کو میریام کے سر پر رکھا۔

اس نے اپنی آنکھیں بینچ لیں۔ موت۔ موت۔ موت۔ سب کو آتی ہے۔ میں تمارا انجام نہایت ہولناک دیکھ رہی ہوں۔

اور اس کے ساتھ ہی سلوادور نے ہتھوڑے سے ایک زوردار ضرب لگائی۔ لوہے کو لوہا ٹکرنے کی ایک وحشتناک گونج اٹھی۔ جس نے باقی سب آوازوں کو پسِ پشت ڈال دیا۔

اوفیلیا نے اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔وہ اس سے زیادہ نہیں دیکھ سکی۔۔یہاں ایسا اکثر ہوتا تھا۔

۔۔☆☆۔۔

اگر تم سلطنت زاریہ ایزکیل کے قعلہ کی جانب اپنے پروں کے سنگ اڑتے جاؤ، جو کہ بستان نامی جنگل میں وقع ہے، تو تم اس جگہ کے پُرکشش نقشہ و نگار کے طلسم میں کسی مکھی کی طرح پھنس جاؤ گے،

پھر اگر تم اس طلسم کو کرچی کرچی کرتے قعلہ کے نیچے موجود اس عظیم الشان کسی قدیم کُتب خانے جیسے تہہ خانے میں داخل ہو تو تمہیں وہاں تینوں نفوس کام کرتے دیکھائی دیں گے۔

www.novelsclubb.com

وہ سب اپنے اپنے کام میں مشغول تھے کہ شاہ وائل کو کسی کے قدموں کی آواز دنائی دی۔۔۔وہ اتنی دھیمہ تھی کہ اسے سنانا ہر گز آسان نا تھا مگر اس کی حسات معمول سے زیادہ تیز تھیں۔اور اسی پل ہر چیز سست رفتار ہوتی محسوس ہوئی۔

پانی کی ٹپک، قدموں کی چاپ، ایک کبوتر کے زخمی پر کی پھڑ پھڑاہٹ۔شاہ وائل کے کان کھڑے ہوئے۔ بجلی کی سی رفتار سے دماغ نے ہر آواز کو تخلیق کیا۔

تبھی کمرے کی بائیں دیوار پے بنے دیو ہیکل سے کُتب خانے کے بیچو بیچ ایک چھوٹا سا دروازہ کھلا۔۔وہ کتابوں کے بیچ بنا ایسا خوفیا دروازہ تھا کہ کوئی چاہ کے بھی اسے نا پہچان سکتا۔

اب کہ میرک داؤد اور اسمین دونوں ہی چوکنے ہو کر کھڑے ہوئے، مگر شاہ وائل ہنوز اپنا کام کرتا رہا۔۔وہ جان گیا تھا کہ وہ آگئی ہے۔وہ اس کی چال اس کے انداز سے خوب واقف تھا۔

"ایلف۔"تم آگئی۔۔اسمین النارا نے اسے یوں اچانک ایک عجیب جگہ سے نمودار ہوتے دیکھ حیرانی سے پوچھا۔

اس نام پے شاہ وائل مسکرایا اور کھڑا ہو کر اس جانب ہی پلٹا۔بس پھر وہ بالکل ششدر سا کھڑا رہ گیا۔

سفید سیاہ اور بھورے رنگ پے مبنی جنگجو لباس زیب تن کیئے۔اور اس پے گہرے سرخ رنگ کا چوغہ پہنے چہرے پے وہی جان لیوا دلکش مسکراہٹ سجائے وہ وہاں کھڑی تھی۔

کچھ لمحہ یوں ہی ساکن سا اسے دیکھتے رہنے کے بعد شاہ وائل نے یک دم نظروں کا زاویہ تبدیل کر دیا۔وہ خوبصورتی کا پیکر تھی۔اس کی سبز سی رنگین،موتیوں سی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔وہ ایک پل اسے دیکھتا اور پھر نظریں جھکا لیتا۔وہ اسے یوں دیکھنے کا حق نہیں رکھتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شہزادے۔۔" ایلف کی اس پکار نے شاہ وائل کا طلسم توڑا۔۔

"کیا تیاری مکمل ہے؟" وہ اپنا چوغہ اتارتے بولی۔

"ہاں سب تیار ہے۔" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔

"ایک منٹ ایلف مگر تم یہاں آئی کیسے۔؟" میرک اور اسمین دونوں ہی ہماوقت بولے۔

محل کے سربراہی کمرے میں ایک دروازہ ہے، جس سے پانچ خوفیاہ راستے، پانچ مختلف جگہ جاتے ہیں۔اور انہیں میں سے ایک یہاں بھی آتا ہے۔سو میں آگئی۔

میرک اور اسمین کے ہونٹ تو۔۔۔آوووو۔۔میں سکڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"چلو چاند اپنی منزل پے آنے ہی والا ہے۔میرک تم اس آلہ کو یہاں لا کر رکو۔" وہ جلدی جلدی کام کرنے لگی۔

انہیں وہ دروازہ کھولنا تھا جو جنگ بندی کی صورت میں ڈارک شیڈوز اور ان کے بیچ خائل کیا گیا تھا۔ لیکن ڈارک شیڈوز ایک سال پہلے کسی اور راستہ سے داخل ہو چکے تھے۔ ان نے معاہدہ توڑ دیا تھا۔

وہ جلدی جلدی ایک آلے کے قریب بیٹھ گئی۔

اور وہ تینوں بھی اس کے ساتھ۔ اس نے ایک قدیم کتاب کھولی، اور جند کلمات دہرانے لگی۔ سیاہ گلاب کو اسی چھوٹے سے پانی کے تالاب کے بیچ و بیچ رکھ دیا۔ پھر چند بجلیاں چمکیں ان آلات میں، ایلف نے اپنے دائیں ہاتھ کو اس آلے پے رکھا۔

ان چاروں کو لگا جیسے وہ کسی طوفان کی زد میں ہوں اور گول گول گھوم رہے ہوں۔ اس قدر کی تیز جھپکتی روشنیاں تھیں کہ ان کی آنکھیں چندھیانے لگیں اور ایک عجیب شور، ایلف کو اپنی روح جسم سے علیحدہ ہوتی محسوس ہوئی۔ اس کی ساری طاقت ہی اس کام میں وقف ہو رہی تھی۔ یہ قدرے خطرناک تھا اس کی جان بھی جاسکتی تھی۔ پر وہ تکلیف کو خوشی سے پیتی اپنا کام کرتی رہی۔

اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی خنجروں سے اس کے جسم کو کئیں حصوں میں کاٹ رہا ہو۔۔اس تیز رفتاری میں بھی وہ ہمت سے کام لے رہی تھی۔اسے اپنی سلطنت بچانی تھی۔

"ایلففف۔۔کیا تم ٹھیک ہو۔"شاہ وائل اس کی حالت دیکھتے ہوئے چلا کر پوچھ رہا تھا۔۔طوفانی شور میں اس کی آواز گم ہو رہی تھی۔

ایلف نے بے پناہ درد سے چند آخری کلمات پڑھے اور ایک شدید قسم کے دھماکے کے ساتھ وہ سب ایک جنگل میں جا گرے۔

وہ سب ہی زمین پے گرے ہوئے تھے۔سب کو ہی ہلکی پھلکی چوٹیں آئیں تھیں۔

سب سے پہلے شاہ وائل کی آنکھ کھلی اس نے اٹھ کے آس پاس دیکھا،سب وہاں ہی تھے۔پاس میں ایک لالٹین رکھی تھی۔اس نے اسمین،میرک اور ایلف کو آواز

دی۔۔آہستہ آہستہ میرک اور اسمین بھی ہوش میں آ گئے مگر ایلف ہنوز زمین پے اوندھے منہ پڑے تھی۔

وہ سب اٹھے،ان کے سر چکرا رہے تھے، پھر کچھ ہوش سنبھلتے ہی ان نے دیکھا کہ ان سب کے لباس تبدیل ہو چکے تھے۔

وہ تینوں اس کی جانب بڑھے ہی تھے جب وہ کھانستے ہوئے اٹھئ۔

پھر چند ثانیے خود کو سنبھلا اور کھڑی ہوئی۔ کھڑے ہوتے ہی وہ لڑکھڑائی جس پر شاہ وائل نے اسے جلدی سے سہارا دیا۔

اسمین بھی اس کے قریب آئی اور میرک بھی۔ وہ اس کے لیے پریشان تھے۔

"م۔میں ٹھیک ہوں۔ شکریہ۔" اب یہ لیں اور اس نقشے کے مطابق آپ سب جہاں سرخ نشان بنا ہے وہاں چلے جائیں آگے کوئی ہے جو آپ کو سب سمجھا دے گا۔

ایلف نے یوں ہی لڑکھڑاتے ہوئے اپنے لباس کی جیب سے ایک نقشہ نکال کر انہیں تھماتے ہوئے کہا۔

"مگر تم۔۔تم کیوں نہیں۔۔"میرک پوچھ ہی رہا تھا کہ ان نے ٹوک دیا۔

"میرک مم۔مجھے چھوڑ دو۔"

"پر ایلف تم ٹھیک نہیں ہو۔"شاہ وائل نے ایک بے بس نگاہ ڈالی۔

"میں ٹھیک ہوں۔سب جاؤ۔اس سے پہلے روشنی ہو جائے۔" جائیں تا کہ ہم سب اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔

کچھ دیر کی بحث کے بعد وہ تینوں ناچاہتے ہوئے بھی اپنے راستے چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

اور ایلف اپنے۔۔وہ یوں ہی اندھیرے میں مدھم سی مشال لیے لڑکھڑاتی جا رہی تھی۔اسے آرام کی ضرورت تھی۔وہ تھکن اور درد سے نڈھال تھی۔ مگر اس نے

ہمت نہیں ہاری۔ چلتے ہوئے اس کا پیر کسی چیز سے اٹکا اور وہ لڑکھڑا کر زمین پے جا گری۔

زمینی جانداروں کے رینگنے کی اواز، وہ سن سکتی تھی، ایک بے پناہ بری گند وہ سونگھ سکتی تھی، اس کی آنکھیں بند تھیں مگر ایک جنگلی سوار۔۔۔۔ ایلف نے یک دم آنکھوں کے پٹ کھول دیئے۔

وہ آواز اور بدبو ایک جنگلی سوار کی تھی۔ اور وہ عام نہیں تھا۔ وہ شیطانی روحوں کا قبص سوار تھا۔ وہ دور تھا لیکن ایلف کا دماغ یوں ہی اس تک پہنچ گیا۔

قریب تھا کہ وہ اس تک پہنچتا مگر اس سے پہلے ہی ایلف تیز رفتاری سے کھڑی ہوئی۔ ایک خنجر جو اس کے لباس کے ساتھ ہی چھوٹے سے ہوک سے لٹکا تھا اسے کھینچا اور ہاتھ میں لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ایک بھیانک سوار تھا۔ کسی ہاتھی جتنا دو لمبے نوکیلے باہر نکلے دانت۔ اس نے اسے پہلی بار دیکھا تھا۔

ایلف ایک دھاڑ کے ساتھ آگے بڑھی مگر اس سوار کی رفتار تیز تھی۔ اس نے ایلف کو اٹھا کے دوسری جانب پٹخا۔۔اور پھر ان دونوں میں ایک زبردست مقابلہ شروع ہو گیا۔

لیکن وہ اس وقت اس مقابلہ کے لیے ہرگز تیار نا تھی۔ وہ پہلے ہی بہت تکلیف میں تھی۔

--☆☆--

"آپ اتنے خاموش کیوں ہیں شہزادے۔؟ کیا کوئی مسئلہ ہے۔؟" میکائل کے اس سوال پہ اے ڈی کے مسلسل چلتے ہاتھ تھم گئے جس سے وہ اپنی تلوار کو ایک سیاہ

کھردرے اور نم پتھر سے رگڑ رہا تھا۔ گو کہ جو سوچ رہا تھا وہ یوں تلوار پے کندہ کر رہا تھا۔

"میکائل انسان کچھ چیزوں میں اتنا بے بس ہوتا ہے کہ وہ اپنی جان تک دینے کو تیار ہو جاتا ہے، کہ شاید یوں کام بن جائے لیکن جس کام نے نہیں ہونا وہ نہیں ہوتا۔"

اے ڈی اور اس کا خاص سپاہی میکائل اس وقت قعلہ میں موجود اپنے کمرے کے بالاخانے کے برآمدہ میں بیٹھے تھے۔ اونچائی پے ٹھنڈی ہواؤں میں وہ اپنے اندر آگ لیے بیٹھا تھا۔

"آپ ایلف کی وجہ سے پریشان ہیں؟"

"میں پریشان نہیں ہوں میکائیل، میں خیران ہوں جس لڑکی کی نفرت ہمیشہ میرے دل میں کسی طلسم کی طرح پھونکی گئی ہے۔ اب اسی کا انتظار بیتابی سے ہو رہا ہے اس سلطنت کو۔"

میں تو اسے نہیں جانتا تھا۔ ملکہ اور کنگ نے ہی ہمیشہ اس کی غداری اور اپنے خون سے دغا کے قصے سنائے اور اب وہ۔۔۔ وہ سب بھول گئے۔۔

وہ اپنا جملہ مکمل نا کر سکا کیونکہ اس نے کچھ سنا۔ اب کہ اس نے تلور رکھی اور کھڑا ہوا۔ اے ڈی کے اس انداز پے میکائیل بھی متذبذب سا کھڑا ہوا۔

"جنگلی سوار، سوکھے پتے، ایک کرا۔۔۔" اے ڈی کو وہ سب سنائی دے رہا تھا۔ وہ اس بلا خانے سے بجلی کی رفتار سے بھی تیز جنگل کی سمت دوڑا تھا۔ جیسے ہوا کا جھونکا ہو۔

اس نے اپنی تلوار نکالی اور وہ دیو کامل سوار جو زمین پے پڑی لڑکی کو کافی حد تک زخمی کر چکا تھا اب کہ اسے کچلنے ہی والا تھا جب اے ڈی چلاتا ہوا آگے بڑھا اور اپنی تلوار سے اس کا پیٹ چیر ڈالا۔

لیکن بے سود وہ بہت طاقتور تھا۔ سوار نے پلٹ کر اے ڈی پے حملہ کرنا چاہا مگر وہ جلدی سے پیڑ پر چڑھا اور اس اندھیرے میں بھی دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہوئے اپنے ہاتھ پے بندھے خنجر سے اس سوار کے گلے کا نشانہ لیا اور پھر کھینچ کے دے مارا۔۔ خنجر اس کے گلے میں نصب ہوا اور وہ جانور زمین پے جا گرا، وہ بدنما اور عجیب بدبودار تھا۔ اے ڈی زمین پے آیا اور اپنی تلوار اس کے دل میں گھسا دی، جس سے خون کا ایک فوارہ پھوٹا اور آخر وہ سوار مر گیا۔

ایک ٹھنڈا سانس اندر کھینچتا وہ بہت ہلکہ قدموں اس لڑکی تک آیا۔۔ جس کی حالت سے لگتا تھا کہ وہ مر چکی ہے۔ وہ اوندھے منہ زمین پے پڑی تھی۔ اس کا سفید لباس اب صرف سرخ نظر آ رہا تھا۔ اسے کافی چوٹیں آئیں تھیں۔ اے ڈی نے ایک نظر اسے دیکھا اور واپس پلٹ گیا۔

"خود غرضی تو ہمارے خون میں ہے۔ میں ایک مردہ لڑکی کے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔۔" وہ بڑبڑاتا دو قدم ہی بڑھا تھا کہ اس کے قدم منجمند ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"ایڈم۔۔ااا۔ایڈم۔"وہ زندہ تھی اور ایڈم کو پکار رہی تھی۔"ایڈم کون تھا۔"اے ڈی نے جلدی سے سوچا۔۔اور تب اسے فلیپ کی بات یاد آئی۔"ایلف کا شہزادہ۔۔جو شادی والے دن مارا گیا۔"

تنت۔تو یہ ایلف تھی؟اے ڈی برق رفتاری سے اس تک آیا۔۔اسے سیدھا کیا۔ایلف کا چہرہ خون سے تر تھا۔وہ بمشکل سانس لے پارہی تھی۔اے ڈی نے اپنا خنجر نکالا بازو اوپر کی جانب کھینچا اور ایلف کے کے بازو پے کاٹتے سانپ کو دے مارا۔۔۔شاید وہ اسے بھی مار دینا چاہتا تھا۔لیکن وہ نہیں کر سکا وہ اس لڑکی کو ہنوز دیکھ رہا تھا۔اس کا ماتھا پسینے سے شرابور ہونے لگا۔

پھر اس نے ایلف کو اٹھایا اور اپنے ساتھ قعلہ میں لے آیا۔

www.novelsclubb.com

--☆☆--

"شہزادے کیا ہوا تھا۔؟اور یہ کون ہے؟" میکائیل جو خود اس کے پیچھے ہی آرہا تھا مگر اسے یوں اس زخمی لڑکی کے ساتھ دیکھ جلدی سے بولا۔۔

میکائیل زیادہ سوال نا کرو۔۔جاؤاور خاموشی سے شفاخانہ سے سامان لاؤاور فیلپ کو ابھی کچھ معلوم نا ہو۔ سمجھے۔وہ تند لہجہ میں کہتا ایلف کو کمرے میں لے آیا۔۔

ایلف جو درد سے چور تھی نرم بستر پے آتے ہی اس نے ایک درد بھری آہ لی۔

چند ہی لمحوں میں میکائیل مرحم کا سامان لے آیا۔

"میں کچھ مدد کروں شہزادے۔؟"

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ جاؤ میں خود دیکھ لوں گا۔" اے ڈی نے میکائیل کو بھیج دیا۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ ایلف کے ساتھ بیٹھا اور گرم پانی میں پٹیاں بھیگھو کے اس کا خون صاف کرنے لگا۔کافی دیر بعد جب اس کے چہرے اور ہاتھ پے لگی مٹی اور خون صاف کر چکا تو پھر اس کے زخموں کی مرحم پٹی کی۔۔

اگلے لمحہ وہ کمرے سے باہر جاتا دیکھائی دیا۔آنکھوں میں عجب کشمکش لیے وہ باورچی خانے میں داخل ہوا اور وہاں موجود ایک خادمہ کو پکارا۔

"یہاں آؤ"، بھاری اور سرد آواز کے ساتھ وہ بجیرہ روم سی آنکھیں بہت سے راز کھول رہی تھیں مگر انہیں دیکھنے والا کوئی نا تھا۔

"جی شہزادے آپ کو کچھ چاہیے۔" خادمہ ہاتھ باندھے مودبانہ انداز میں بولی۔

"کوئی صاف لباس لو اور اوپر میرے کمرے میں ایک لڑکی ہے اس کو جا کر تبدیل کروادو۔اور ہیں خاموشی سے ہر کام کرنا کسی کو ابھی خبر نا ہو۔وہ دسرد پن میں کہتا

اپنی تلوار اٹھائے جبڑے بھینچتے ہوئے باہر نکل گیا۔میکائیل بھی اس کے پیچھے دوڑا تھا۔''

"کیا ہو گیا ہے شہزادے اور وہ لڑکی کون ہے۔؟ کیسی ہے۔؟" میکائیل اے ڈی کی رفتار سے اپنی رفتار ملانے کی کوشش میں دوڑ ہی رہا تھا اور پھولی سانس سے پوچھ رہا تھا۔

''جاؤ مجھے اکیلا چھوڑ دو میکائیل۔۔"اج پہلی بار میکائیل نے اس کی آواز میں سالوں کی تھاکان محسوس کی تھی۔

"پر آپ پریشان ہیں۔"

اے ڈی نے اپنی تلوار کو میاں سے کھینچا اور ساتھ موجود درخت میں پوری قوت سے دے مارا۔۔"میں ایلف سے نفرت کرتا ہوں۔"وہ اس قدر زور سے دھاڑا تھا کہ میکائیل دبک کے دو قدم دور ہٹا۔

اور پھر وہاں اگلے کچھ لمحوں کے لیے سکوت چھا گیا۔ جبھی ایک نسوانی آواز نے ان دونوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی۔۔

وہ قعلہ کی کوئی خادمہ تھی۔

"شہزادے اے ڈی۔ وہ۔۔ وہ لڑکی مر رہی ہے۔ اس کا جسم نیلا پڑ رہا ہے اور اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہے۔" وہ تیز تنفس سے ہڑ بڑاتے ہوئے جلدی سے کہہ رہی تھی۔

اے ڈی اپنی غیر ماورئی طاقت استعمال کرتے ہوئے بجلی کی سی رفتار میں قعلہ اور پھر اپنے کمرے تک آیا۔۔ جہاں اس کی نظر سفید ریشم میں لپٹے نیلاہٹ میں ڈوبتے جسم پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ۔۔" وہ اندر داخل ہوتے ہی وہاں موجود دنوں لڑکیوں کو جانے کا کہنے لگا۔"

"لیکن ہم اس کا۔۔"

‘‘میں نے کہا جاؤ یہاں سے۔" وہ دھاڑا تھا۔اور اس کے کہتے ہی لڑکیاں باہر کی جانب لپکیں۔

"اے ڈی برق رفتاری سے ایلف تک آیا۔اس کا سر چکرا رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا وہ اس لڑکی کو کیوں بچا رہا ہے لیکن شاید وہ کچھ جانتا تھا، آخر کو اس لڑکی سے ایک خونی رشتہ تھا اس کا۔

اے ڈی نے اپنے ہاتھ کو دیکھا اور اپنی دو انگلیوں کو جن میں سفید روشنی پھوٹنے لگی تھی۔

ایلف کی سانسیں تقریباً رک چکی تھیں۔اے ڈی نے اپنی وہ انگلیاں اس کے ماتھے پے ٹکائیں۔ایک کرنٹ سا اس کے وجود میں دوڑا اور اس کا دماغ اسے وہ سب دیکھانے لگا جو وہ تھا۔چند ہی لمحوں میں ایلف کی نیلاہٹ زائل ہوتی دیکھائی دی اور اے ڈی ماند پڑنے لگا پھر ایلف نے ایک لمبا سانس لیا، اے ڈی ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا اور سامنے رکھے صوفے پے ڈھ گیا۔

چند لمحوں بعد جیسے اسے خوش آیا۔ تو وہ نیلی آنکھوں کا عکس اس پے جمائے بنا پلک جھپکتے اس شہزادی کو دیکھتا رہا حتکہ صبح اپنے تاب سے اتر آئی مگر وہ ہنوز بنا پلک جھپکتے اسے دیکھتا رہا۔۔ بالکل خالی دماغ سے کوئی سوچ نہیں تھی اس وقت۔

"پیپ۔پا۔۔پانی۔۔" ایلف کی آواز نے اس کا طلسم توڑا وہ اٹھ کر اس کے قریب آیا اور اسے پانی پلانے لگا جب اسے ایلف کی گردن میں کچھ چمکتا ہوا محسوس ہوا۔

وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا اور اس کے لیے اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ایلف نے پٹ سے آنکھیں کھولتے اس کا ہاتھ جکڑ لیا۔

"کون ہو تم۔؟" اپنی سبز آنکھوں میں طیش لیے نظریں اس کی آنکھوں میں گاڑے وہ تند لہجہ میں بولی۔

اے ڈی نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرایا اور دور پڑے صوفے پے جا بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

ایلف آہستہ سے اٹھ کر بیٹھی تو اسے احساس ہوا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔ جھٹ سے اپنی بازو کی آستین اٹھائی کوئی چوٹ کوئی زخم کچھ نا تھا۔اس نے بے یقینی آنکھوں میں لیے اے ڈی کی جانب دیکھ۔ایلف کا دماغ کہیں اور جا پہنچا تھا۔

کچھ لمحوں بعد اے ڈی اٹھ کر باہر آیا۔۔

"میکائیل ابھی محل جاؤ اور بابا کو بتاؤ ایلف آج محل آئے گی۔اور پھر تم زاریہ ایزکیل جاؤ گے۔اس لڑکی کے بارے میں سب معلوم کرو یہ یہاں کیوں آئی ہے۔مجھے یقین ہے کہ اس کے ارادے بالکل نیک نہیں ہیں۔۔" وہ اپنے ازلی بے زار انداز میں کہتا باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

--☆☆--

زاریہ ایزکیل کی سلطنت،

ہر جانب رونق سی تھی عجیب سا شور و گول جیسے لوگ کسی بات پے بحث رہے ہوں۔لوگوں کی کثیر تعداد محل کے بیرونی صحن میں موجود تھی۔

آج نئے سلطان کا انتخاب کیا جا رہا تھا۔ملکہ آئیسن کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔وہ اپنے مطلوبہ اور سب سے قریبی شخص کو سلطان بنا رہی تھیں جو ان کا وفادار غلام تھا۔

"ہم اسے بادشاہ قبول نا کریں گے ہر گزنا۔" یہ دمیر تھے لوہے کا کام کرنے والے ،اور اس ایک آواز کے بعد بہت سی آوازیں یوں ہی بلند ہونے لگیں۔

"ہمیں اپنے سلطان کے وارث ہی میں سے ایک کو اپنا سلطان چنا ہے۔"

"ایسا ممکن نہیں ہے،وہ سب اپنی مرضی سے سلطنت چھوڑ چکے ہیں۔" آنکھیں میں غضب لیے ملکہ غرائیں۔

علان کیا جائے اب سے اس سلطنت کا نیا سلطان ہے۔۔۔

''کیا سلطان کے زندہ ہوتے ہوئے، کوئی دوسرا سلطان بن سکتا ہے۔لوگوں کی بھیڑ کے پیچھے سے ایک پکار گونجی تھی جس نے سب کو فقط خیران کیا تھا۔

لوگ اس سیاہ چوغہ والے شخص کو راستہ دینے لگے۔آئیسن کی روح کانپ اٹھی تھی۔سلطان زندہ تھے۔

سیاہ چوغہ میں ملبوس سلطان اسلان میلک آیدین تخت تک آئے اور سر کی ڈوبی ہٹائی۔وہاں نیچے سب میں تہلکہ مچ گیا تھا۔

''سلطان زندہ ہیں، سلطان زندہ ہیں۔۔۔"

سلطان اسلان نے مڑ کر سامنے کھڑے ابرس کو دیکھا اور پھر آئیسن کو۔۔۔

''ایلف ایسا ہی کرے گی۔" اور اس نے چاکو کھینچ کے دے مارا۔سلطان نے بے یقینی سے اپنے پیچھے گرے شخص کو دیکھا۔اور پھر ایلف کو۔

"یہ کون ہے۔؟" وہ حیرت زدہ سے بولے۔

www.novelsclubb.com

ملکہ آئیسن کا غلام اور ڈارک شیڈوز کا خاص سپاہی۔۔۔اس کے ساتھ ہی ایلف نے اس پر مسلسل وار کیے اور اسے جہنم واثل کیا۔

"سلطان آپ کو مرنا ہوگا۔" یہاں سے جو حوفیار استہ آیڈم کے کتب خانے میں جاتا ہے وہاں چلے جائیں اور جب تک میں واپس آنے کا نا کہوں مت آیئے گا۔" وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی۔

"مگر ایلف تمارا کیا ہوگا۔" سلطان پریشان تھے۔

کچھ نہیں سب سہی ہوگا۔آپ جائیں جلدی۔"

"ملکہ آئیسن آپ کی بغاوت نے ہماری سلطنت کو تباہ کر دیا ہے۔اس کی سزا تو آپ کو مل کر رہے گی۔" سلطان کی آواز میں غضب تھا۔

"نن۔نہیں یہ سب دھوکہ ہے۔" بے یقینی تھی یا انجام نظر آرہا تھا۔لیکن وہ بالکل مفلوج سی ہوگئی تھیں۔

بادشاہ کے حکم پے انہیں قید خانے ڈال دیا گیا۔ ملکہ کیرل کو زہر انہیں نے دیا سلطان کی جان لینے انہیں کا وفادار آیا اور ان نے اس سب کا قائدہ اٹھایا تھا۔ وہ مجرم تھیں اور مجرم سے رشتہ نہیں دیکھا جاتا سزا دی جاتی ہے۔

مجمع میں کھڑے لوگوں میں وہ بھی سیاہ چوغہ میں موجود تھا۔ جو تین دن سے یہاں یہ جاننے کی کوشش کررہا تھا کہ آیا ایلف نے واقعی سلطان کو مار ڈالا یا نہیں۔۔ اور آج یہ سب دیکھ وہ زیرِ لب مسکرایا۔

--☆☆--

ڈارک شیڈوز کی سلطنت،

ایلف کا محل میں گرم جوشی سے استقبال ہوا تھا۔ وہ چار دنوں سے محل میں ہی تھی اور ان چار دنوں میں کوئی دس مرتبہ وہ اور اے ڈی ایک دوسرے کو عجیب نظروں

سے دیکھتے کسی نا کسی بات پے جھگڑ چکے تھے۔ان دونوں کو ایک دوسرے سے اتنی نفرت تھی یا وہ یہ دکھاتے تھے کون جانے۔

شاہ وائل، اسماین اور میرک بھی اس کے ساتھ ہی تھے۔ایلف نے پہلے انہیں ساتھ لیا تھا۔پھر محل گئی تھی۔وہ سب اندر ہی اندر سب کر رہے تھے۔دو راتیں ہی بچیں تھیں۔۔۔دو دن بعد سیاہی کی رات تھی اور ڈاک شیڈوز نے حملہ کرنا تھا۔مگر اس سے پہلے ان چاروں کو وہاں کے قیدیوں کو آزاد کرانا تھا اور خود بھی واپس لوٹنا تھا۔مگر قسمت جو کبھی کسی کے مل جانے کا امکان دیتی تو کبھی کسی کے بچھڑنے کا کسے معلوم تھا کہ کیا ہونے والا ہے۔

--☆☆--

www.novelsclubb.com

کھانے کی میز پے سب ہی بیٹھے تھے۔میز ہر قسم کے لوازمات سے بھری تھی۔شاہی لباس زیب تن کیئے بالوں کو نفاست سے سجائے وہ اپنی سلطنت کی سب سے خوبصورت شہزادی لگ رہی تھی۔فیلپ اپنی نظریں اس پے سے ایک پل کو

بھی ناہٹا پار ہا تھا۔ جب سے اسے دیکھا تھا وہ بس یوں ہی اس کے پیچھے پاگل ہوا تھا۔ اور اے ڈی کو شدید چڑ ہو رہی تھی فلیپ سے۔ نجانے کیوں۔ ملکہ کے سوا سب ہی خوش تھے۔ وہ بھی اے ڈی کی طرح ایلف سے نفرت کرتی تھی۔

"ایلف مجھے تمہارے لوٹ آنے کی بے حد خوشی ہے۔"

"مجھے بھی کنگ۔ اپنوں میں واپس آنے کی خوشی ہے۔" ایلف نے دھمی آواز میں سلوادور کی بات کا جواب دیا۔ جبھی اے ڈی جو اپنا کھانا کھا رہا تھا یوں ہی آدھے میں چھوڑا اور اُٹھ کر باہر آگیا۔

ایلف کے علاوہ کسی نے اس کی حرکت پے غور نہیں کیا۔ چند ہی لمحوں میں ایلف بھی اُٹھ کر باہر آئی۔ وہ چاند کی روشنی میں اسے بیٹھا دیکھ سکتی تھی۔ وہ عجیب تھا، سب سے مختلف اس کی آنکھیں ایلف کو یاد تھیں۔ ہاں اسے یاد تھیں۔ اس نے ایک تھکن بھارا سانس لیا اور اے ڈی کے پاس آ پہنچی۔

"تم مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہو اے ڈی۔" وہ اس کی آنکھوں میں اپنی سبز سنہری آنکھیں گاڑے پوچھ رہی تھی۔

"اور اے ڈی کا دماغ تو نجانے اسے کیا د کھانے لگا تھا۔" نظروں کی مسلسل گفتگو اور پھر اس نے ایلف کا گلا دبوچا اور اپنی پوری طاقت سے آسمان کی جانب اٹھتا چلا گیا۔ وہ دوں وں اس وقت ہواؤں میں تیرتے زمین و آسمان کے بیچ و بیچ موجود تھے۔

ایلف کا دم گھٹنے لگا تو اس نے پوری قوت سے اے ڈی کو پیچھے کی جانب دھکیلا۔۔اور پھر وہ کھانسی۔

"واہ ایلف یعنی مجھے میرے خوابوں کا حقیقی دشمن مل ہی گیا جس میں اتنا ہی غرور اور اتنی ہی طاقت ہے جو میرے مقابل کو جچتی ہے۔"

اس کے کہتے ہی ایلف نے اپنے نیچے دیکھا اور جھٹکے سے وہ اے ڈی سے جا لگی۔"تتت۔ تم پاگل ہو مجھے نیچے لے کر جاؤ، مجھے اونچائی سے نفرت ہے۔"اب کہ ایلف اس کے لباس کو ہاتھوں میں مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھی۔اور آنکھیں میچ رکھی تھیں۔

یہ بات تو اے ڈی جانتا تھا کہ اسے ڈر نہیں لگتا۔لیکن وہ کیوں یہ ثابت کر رہی تھی یہ وہ سمجھ نا سکا۔

"ہمت ہے تو زمین پے چلو اور وہاں میری تلوار کا مقابلہ کرو اے ڈی۔"اگلے ہی لمحہ اے ڈی اور وہ زمین پے تھے اور اس کے ساتھ دونوں نے اپنی تلواریں میان سے کھینچیں۔

www.novelsclubb.com

"جانتی ہو مجھے تم سے نفرت کیوں ہے۔"اے ڈی ایلف کی تلور پے اپنی تلوار ٹکائے بولا۔

"کیونکہ تم مجھ سے جلتے ہو اے ڈی۔" وہ بھی پوری قوت سے اس کی تلوار دھکیلتی مسکرائی۔

"پر مجھے افسوس ہے کہ یہ نفرت تمہارے دل میں پھونکی گئی ہے۔" تلواروں کی چھنکار سے جنگل جہاں وہ موجود تھے گونج اٹھا تھا، ہوا سے ایلف کا شاہی جوڑا پھڑ پھڑانے لگا، اس کے ریشمی بال بھی ہنوز اڑ رہے تھے۔ اے ڈی کی گہری نظریں اس ایک روشنی پہ تھیں جو ہمیشہ اس کے قریب آنے پہ جگمگا اٹھتی تھی۔

"کون ہے وہ جو اے ڈی کو اپنے طلسم میں جکڑ سکتا ہے؟" اے ڈی نے بڑی چالاکی سے اپنی طاقت استعمال کی اور آگے سے غائب ہوتے ایلف کے پیچھے سے آیا اور اس کی گردن پہ تلوار رکھی۔

www.novelsclubb.com

"آج تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔ آج میں تمہیں مار ڈالوں گا اور تم سے آزادی حاصل کر لوں گا۔" وہ تلوار کو گردن پہ دبائے ایلف کے کان میں آہستگی سے بول رہا تھا۔

''تو تم نے مان لیا کہ تم میرے قیدی ہو اور اب رہائی چاہتے ہو۔" ایلف ایک جھٹکے سے اس کی تلوار سے خود کو آزاد کراتی مسکراتے ہوئے بولی۔

''اگر میرے خط پڑھنے والی لڑکی تم نا ہوتی تو کبھی نا کہتا، کیوں آئی ہو یہاں۔۔۔اور کیوں پڑھتی ہو میرے خط۔؟" آنکھوں میں پراسراریت لیے وہ تند لہجہ میں پوچھ رہا تھا۔

''قدرت کے اصولوں سے میں تمہاری شہزادی ہوں،

"آیڈم الپ آیدین" آج سے ٹھیک بارہ سال قبل مجھے تمہاری اور تمہیں میری قید میں دیا گیا تھا۔اب یہ مت کہنا آیڈم کے تم پے ڈراک شیڈوز کا طلسم کام کر گیا ہے، وہ ایڈم الپ جس نے دنیا کے عظیم آلات تشکیل دیے جس نے خود بہت سے سحر قائم کیئے جو ایک بڑے مقصد کے لیے قربان ہوا اس پے بُرائی نے اپنا قبضہ کر لیا ہے۔

''ایلف میں اے ڈی ہوں، یہاں کی آب وہوا میں بھی شیطان بستے ہیں اس لیے مجھے ایڈم مت پکارو۔'' وہ ماتھے پے شکنیں لیے ڈانت پیستے ہوئے بولا۔

''واپس چلی جاؤ میکائیل نے خط بھیجا ہے بابا واپس آ گئے ہاں وہاں موجود ڈارک شیڈوز کے سپاہی جلد ہی یہ خبر لے کر آئیں گے، تم اسمین، شاہ وائل اور میرک سب کو لے کر جاؤ۔۔۔ تم کیسے ان سب کو خطرہ میں ڈال کر یہاں لا سکتی ہو۔''

''ایڈم تم ہر جنگ اکیلے کیوں لڑنا چاہتے ہو۔ تمہیں بھی آزادی کا حق ہے۔اور ہم۔۔۔''

''ایلف جنگ ابھی شروع نہیں ہوئی، جاؤ بابا کو ضرورت ہے اور جاؤ جا کر ساری تیاری کرو یہ جنگ اچھائی کو بچانے کا آخری موقع ہے، ڈارک شیڈوز بہت اچھے سے تیار ہیں۔''

''میں نہیں جاؤں گی، تمہیں ایک بار پھر نہیں کھوؤں گی۔''

"ایلف ضدمت کرو، جاؤ۔۔۔" وہ چلایا تھا۔

"نہیں جاؤں گی۔۔۔اگر اس بار بھی کوئی طلسم کام کر گیا تو، تم پھر ہم سب کو بھول گئے تو۔۔۔" اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں اور اس کے ساتھ وہ زمین پے بیٹھتی چلی گئی۔

ایڈم بھی اس کے قریب بیٹھا اور اس کے آنسو صاف کیے۔ جو موتی بن کے اس کے رخسار سے پھسلا رہے تھے۔

"خدا کے لیے ایلف ابھی چلی جاؤ، جنگ میں ہم مل کر لڑیں گے، صرف ایک دو دن کی بات ہے، خدارا ضدمت کرو۔" اس بار آیڈم کا لہجہ اس قدر مدھم تھا کہ ایلف نے باقاعدہ اسے حیرت سے دیکھا وہ التجا کرنے والے انداز میں بولا تھا سب۔

''ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں، مگر وعدہ کرو تم واپس آؤ گے۔تت۔۔تم خود کو مرنے نہیں دو گے، تم خود کو کسی قسم کے سحر میں جکڑے جانے کی اجازت نہیں دو گے۔" ایلف نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔

میں کوئی وعدہ نہیں کروں گا۔۔۔اب جاؤ اور جو قیدی آزاد کیے ہیں انہیں بھی لے جاؤ۔۔وہ کہتا وہاں سے چلا گیا۔

''لیکن میں خود کو مرنے نہیں دوں گا جب تک کہ میری سلطنت جس کے لیے میں بارہ برس سے قربانی دے رہا ہوں، دوبارہ سے پہلے کی طرح نا ہو جائے۔" وہ منہ میں بڑبڑایا اور مٹھیاں بھینچ لیں۔

--☆☆--

ایلف ہم سب کے ہمراہ زاریہ ایزکیل پہنچ گئی تھی، دونوں اطراف زور و شور سے جنگ کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ سلوادور شدید طیش میں تھا ایلف کے بارے میں

جب سے جانا تھا۔ایڈم اپنی ذمہ داریاں سنبھال چکا تھا۔اب وہ کسی کے شک کا مرکز نہیں بنا تھا کیونکہ سب جانتے تھے آیڈم کو ایلف سے نفرت ہے،اور اسے کبھی کچھ یاد نہیں آئے گا۔

اور آخر آج وہ دن تھا جب جنگ شروع ہو گئی تھی۔ڈارک شیڈوز نے اپنے بڑے بڑے آلات سے ہماری سلطنت پے حملہ کر دیا،ہر جانب فقت موت کی صبا تھی۔

آگ، چیخ وپکار، خون۔۔۔جنگ یہی کرتی ہے،ایلف محل کے چھت پے کھڑی سوچ رہی تھی۔اس کی سبز آنکھوں میں آگ کے دہکتے شعلے دیکھائی دے رہے تھے۔

اس نے اپنی تلوار کسی اور ایک تین منہ والا تیر اپنے پیچھے سے کھینچا اور کمان میں لگا کر پوری قوت سے دشمن کی جاب پھینکا۔۔۔

مجھے شاہ وائل، میرک اور ایلف ہمیں ابھی لڑنے کی اجازت نا تھی، سلطنت کے اصول ہوتے ہیں جب سب سپاہی ختم ہو جائیں تب بادشاہ اور اس کے اہل خانہ جنگ میں اترتے ہیں اور ٹھیک ایک دن بعد ہم نے وہ منظر بھی دیکھا۔۔۔

آج سورج نکلا تھا بہت سی جانوں نے اسے نہیں دیکھا ہر طرف دھواں تھا، ہر جانب سنسن تھی، آج قدیم یونان کی کہاوت پوری ہونے جا رہی تھی سلطان اپنی جنگ خود لڑنے لگا تھا، وہ ایک شاندار منظر تھا۔اور شاید دردناک بھی۔

ایک چٹیل میدان میں ایک جانب سیاہ طاقتیں تھیں اور ایک جانب اچھائی۔۔۔آج کسی ایک نے جیتنا تھا۔

پھر جنگ شروع ہوئی پہلا دستہ گیا۔۔۔سلوادور اپنی سفاکی سے انہیں کچل رہا تھا، ایزابیل اور فلیپ لوگوں کے کلیجہ چبا رہے تھے۔ مگر افیلیا اور ایڈم کسی نے غور نا کیا تھا کہ وہ نہیں ہے۔

کیونکہ وہ ڈارک شیڈوز کی سلطنت میں موجود مظلوموں کو بچا کر ظالموں کو مار رہے تھے اور ان کے ساتھ میں اور میرک بھی ہیں

"میرک یہاں سے۔۔" ایک گلی میں افیلیا اور وہ داخل ہوئے تو اوفیلیا نے کہا۔

اسمین النار اعینی کہ جب میں نے بارہ برس بعد آیڈم کو دیکھا تو میں چھوٹے بچوں کی طرح اس سے لپٹ کے روئی تھی۔اور اب ہم دونوں مسلسل لڑ رہے ہیں دشمنوں سے مل کر۔

"اسمین تم تو بہت اچھی جنگجو بن چکی ہو۔۔" ایدم نے اپنے سامنے آئے دونوں سپاہیوں کے سینوں میں تلوار گھساتے میری بہادری پے داد دیتے کہا۔۔۔ پھر لوگوں کو ان کے گھروں میں رہنے کا کہ کر ہم افیلیا اور میرک تک آئے۔۔

"یہاں ہمارا کام ختم ہوا اب ہمیں واپس میدان میں جانا ہے۔" ایڈم نے ایک نظر اطراف میں دوڑاتے کہا۔

"میں بھی آپ سب کے ساتھ ہوں۔" اوفیلیا نے مداخلت کی۔

ضرور میں نے خوشی سے اسے دیکھا، اب میری کتاب میں لکھنے کو بہت کچھ تھا۔ جبھی میری نظر پیچھے ایک سپاہی پے پڑی جس نے میرک داؤد کا نشانہ لے رکھا تھا۔ میں نے برق رفتاری سے میرک کو پیچھے کیا مگر بہت دیر ہو گئی تھی، میرک تو پیچھے ہو چکا تھا مگر میں۔۔۔ میں اس سیاہ تیر کا نشانہ بن چکی تھی۔

وہ سینے کے قریب ایسے پیوست ہوا کہ ایک پل کو میرا دل حلق تک آیا۔ یوں کہ گرم دھات پیوست ہوئی ہو، میری آنکھوں کے سامنے آسمان تھا نیلا آسمان کیونکہ میں زمین پے گر رہی تھی۔

"اسمین۔۔ میرک چلایا تھا، افیلیا نے مجھے تھاما اور آیڈم نے سپاہی کو خنجر دے مارا پھر مجھ تک آیا۔ وہ سب مجھے اٹھا رہے تھے۔ مگر میں ہمارے بچپن میں پہنچ گئی تھی۔ جب ہم یاقوت کی گلیوں میں سب مل کر کھیلا کرتے تھے۔ کاش ایک بار پھر ہم سب ایک ہو سکتے۔۔ میری آنکھیں اب آسمان نہیں دیکھ رہی تھیں۔۔

---☆☆☆---

میدان میں جنگ جاری تھی۔جب وہ تینوں اسمین النارا کو زخمی حالت میں وہاں چھاؤنی تک لائے تھے۔

"اسمین۔۔۔"ایلف دوڑتے ہوئے اسمین تک آئی۔

آنکھیں کھولو اسمین۔۔۔خدا کے آنکھیں کھولو۔۔۔ایلف اسے جھنجھوڑ رہی تھی۔

شاہ وائل جو ابھی ابھی اندر داخل ہوا تھا وہ بھی دوڑتا ہوا آیا۔۔

اسمین۔۔۔اسمین النارا تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا۔

اسمین نے اپنی آنکھیں ہلکہ سے کھولی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اسمین النارا نے یاقوت کی خوشی دیکھنی ہیں، ہے نا؟اور اپنی کتاب ادھوری نہیں چھوڑے گی۔ نہیں چھوڑو گی نا اسمین؟

شاہ وائل اور آیدم اس کے پاس بیٹھے بچوں کی طرح اسے بہلا رہے تھے۔

"ممم۔۔میں مر جاؤں گی،۔۔۔ااا۔۔اس شہزادی کی طرح جو اپنی کہانی مکمل نہیں کر پاتی۔لل۔۔ لیکن م۔مجھے مرنا۔ نہیں ہے۔۔۔آیڈم، شاہ وائل، می۔۔میر ک ۔۔۔اا۔۔ایلف مجھے سب کو ساتھ دیکھنا ہے۔۔

وہ بمشکل ٹوٹی سانسوں سے کہ رہی تھی۔

"مگر اب۔۔ایسا نہ۔۔ نہیں ہو گا۔"

"ہو گا اسمین ہو گا۔ "میر ک چلایا تھا۔تم مجھے چھوڑ کے نہیں جاؤ گی۔وہاں موجود ہر شخص کی آنکھیں نم تھیں۔کیا خواب یوں ہی ادھورے رہ جانے تھے؟

آیڈم مجھے درد ہو رہا ہے،م۔۔مجھے سانس نہیں آ رہی۔۔مجھے۔۔ مم۔مرنا نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا اسمین۔۔۔میں تمہیں بچا لوں گا۔ہم سب تمہیں کہیں نہیں جانے دیں گے۔"ایدم نے اس کا ہاتھ تھاما۔

"ایڈم تم یہ نہیں کروگے۔" شاہ وائل نے اسے روکنا چاہا لیکن جو کسی کی سن لے وہ آیڈم کیسے ہو سکتے ہے۔

اور پھر آیڈم کا ساتھ دیتے ایلف نے بھی اسمین النارا کو بچانے کے لیے اپنی طاقت کا استعمال کیا۔

اور ایک تیز روشنی کے ساتھ اسمین النارا کا زخم دیکھتے ہی دیکھتے ٹھیک ہونے لگا۔اس کے ساتھ ایڈم اور ایلف جھٹکے سے پیچھے جا گرے۔

"ہم ٹھیک ہیں۔۔اب ڈیفنے سے کہو اس کا خیال کریں۔۔افیلیا تم یہاں اسمین کا خیال کروگی ہم جا رہے ہیں۔" آیڈم سنبھلتے ساتھ حکم دیتا باہر چلا گیا۔

"آیڈم۔۔" افیلیا نے اسے پکارا۔

مجھے معاف کرنا افیلیا میں تمہارے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔۔ لیکن۔۔

www.novelsclubb.com

"میں صرف تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں آیڈم۔" افیلیا نے بہت مدھم لہجہ میں کہا۔ "مجھے اپنے ساتھ لانے کے لیے۔ اپنا خیال رکھنا آیڈم، میں تمہیں زندہ دیکھنا چاہتی ہوں۔"

آیڈم نے سر کو خم دیا۔ ایک آخری مرتبہ سب ایک دوسرے سے ملے۔۔ اور پھر وہ سب میدان میں اترتے چلے گئے۔

ایک کے بعد ایک ایلف، شاہ وائل، سلطان اسلان، میرک اور آیڈم سب یکے بعد دشمنوں کو زیر کرنے لگے۔۔

بہت سے زخم بہت سی چوٹیں سب نظر انداز کرتے وہ سب آگے بھڑتے گئے۔۔

سلطان کا سامنا سلوادور سے ہوا، ایک سیاہ طاقت روشنی سے ٹکری سلطان پوری ہمت سے لڑ رہے تھے جبھی ملکہ ازابیل نے ان پے پیچھے سے وار کیا۔

سلطان گھٹنوں کے بل ائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اسلان ایسے ہی بارہ برس قبل میں نے تمہیں تمہارے بھائی کا قتل بنایا تھا۔اور تمہارا بیٹا چھینا تھا۔"سلوادور اپنی خونی آنکھیں سلطان پے گاڑے بولا۔

ازابیل نے اپنی تلوار سے سلطان پے وار کرنا چاہا پر ایک تلوار بیچ میں حائل ہوئی یہ ایلف کی تھی۔

"میری ماں کی قاتل۔۔۔"اور چٹاخ کے ساتھ ایلف نے حملہ کیا مگر ایزابل نے پلٹ کے اس کے بازو پے مارا۔

پھر ٹانگ پے۔ایلف انہیں قدموں مڑی اور ملکہ کی گردن میں تلوار نصب کی۔انجام اس سے بھی بدتر ہونا چاہیے تمہارا ازابیل۔"ایلف نے اس پے تھوکا۔۔

سلوادور چلا اٹھا اور دوڑتے ہوئے سلطان تک آیا۔سلطان اسلان کے حملہ کرنے سے پہلے ہی آیڈم بیچ میں آگیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں سلوادور نہیں۔۔۔"میں تمہیں یہ نہیں کرنے دوں گا۔میں بارہ سال سے لگی آگ کو آج بجھا دوں گا۔"

اے ڈی۔۔کنگ چلایا۔

"نہیں آیڈم الپ۔۔۔اور اس کے ساتھ ان میں خوب پر زور لڑائی ہوئی اور آخر ایڈم نے بہت سے زخموں کے بعد سلوادور کی آنکھیں پہلے پھوڑیں پھر اس کے ہاتھ کاٹے اور جیسے وہ لوگوں کے سروں میں کیلیں ٹھونس دیتا تھا ایسے ہی آیڈم نے اس کے سر میں تلور کو پوری قوت سے گاڑا کہ وہ اس کے منہ سے باہر آتی دیکھائی دی۔

اسے مار کر آیڈم سلطان اسمین اور باقی زخمیوں کو محل میں لیجانے کا حکم دینے لگا۔

اب آخری لڑائی رہتی تھی۔ایک بار پھر وہ سب میدان میں اترے سب اپنی اپنی پوری طاقت سے لڑ رہے تھے۔مگر سب ہی زخموں سے چور تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ سب ایک مقام پے آکر کچھ دیر آرام کے لیے رکے تھے۔۔ جبھی شاہ وائل نے دور سے اسے آتے دیکھا۔وہ تیزی سے ایلف کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"یلدیز زینپ۔۔۔"شاہ وائل کو کچھ سمجھ نا آیا وہ تلوار لیے ایلف کی جانب کیوں بڑھ رہی تھی۔

شاہ وائل بھاگا ایلف کو موڑا اور یلدز کی تلوار ایلف کے بجائے شاہ وائل کے جسم سے آر پار ہوئی۔

زینپ نے بے یقینی سے شاہ وائل کو دیکھا۔نا صرف اس نے بالکہ سب ہی نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

یلدیز زینپ زار یہ ایزکیل کی سب سے ماصوم شہزادی۔۔اس نے اپنی ہی محبت کو مار ڈالا تھا۔

"شاہ وائل۔۔۔زینپ چلائی۔۔۔ن۔نہیں وہ ایلف تک آئی "تمہاری وجہ سے تمہاری وجہ سے ایلف میں نے ہمیشہ شاہ وائل کو کھویا ہے۔تم۔۔۔مجھے نفرت ہے تم سے۔" وہ پاگلوں کی طرح چلائی ایلف نے رکھ کر اس کے منہ پے ایک چانٹا مارا۔

"تم زینپ تم نے۔۔۔"

ایلف اسے چھوڑ کر شاہ وائل کی جانب بڑھی۔۔۔شہزادے آپ کو کچھ نہیں ہو سکتا سمجھے آپ۔۔۔میں غلط تھی مجھے ہمیشہ سے آپ کی خفاظت کی ضرورت تھی۔"شاہ وائل تم میرے دوست ہو تم۔۔تم نہیں جانتے سکتے۔"

شاہ وائل کے منہ سے خون بہہ رہا تھا۔وہ بولنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

"شاہ وائل میرے بھائی۔۔۔شاہ وائل تمہیں کچھ نہیں ہو گا خدارہ ہمیں تنہا مت کرو۔۔"ایڈم بھی چلایا تھا۔

"م۔۔مجھے جانا ہو گا،تم دونوں سب کا حیال رکھنا۔۔"شاہ وائل تکلیف سے بولا۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ نہیں تم نہیں شاہ وائل تم کیسے جا سکتے ہو۔۔

"ممم۔۔۔شاہ وائل نے تکلیف دے نظروں سے ایلف کو دیکھا۔ایک خاموش راز جس کو کسی نے نام محبت کیا دیا تھا۔شاہ وائل کے دل میں مدفن تھا۔دل کا راز دل کے تہہ خانے میں ہی راہ گیا۔"

"می۔۔میرے بعد مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔م۔میرے بعد سلطان اور ملکہ کا خیال کرنا۔مجھے جا ہے۔"

وہ بات کر رہے ہی رہے تھے جب زینپ نے ساتھ پڑے خنجر سے خود کو بھی مار ڈالا۔۔وہ شاہ وائل کو بچپن سے چاہتی تھی۔۔ایلف کی وجہ سے سلطان نے اس کا رشتہ شاہ وائل سے توڑ دیا تھا۔ایلف کی وجہ سے اس کے نزدیک اس کی ماں اس سے چھن گئی تھی۔زینپ نے خود ہی عدالت لگئی تھی اور خود ہی سارے فیصلہ لیے۔

www.novelsclubb.com

میرک داؤد بس ساکت تھا،ایک کے بعد ایک وہ سب کو کھو رہے تھے۔

شاید شاہ وائل بچ جاتا مگر فیلپ کے تیر نے اس کی آخری سانس بھی چھین لی۔۔۔

ان سب نے مڑ کر دیکھا دشمن کی سمت سے ایک تیر شاہ وائل کو لگا اور بس یہاں اس نے دم توڑ دیا۔آج اس نے اپنی سلطنت کے لیے خود کو قربان کر دیا تھا۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔دشت گوا تھا،درخت ہوا سب گوا تھے۔وہ شہید تھا۔

ایلف اور آیڈم بیک وقت چلائے۔

شاہ وائلللل۔۔۔۔۔۔پورا بستان نامی جنگل ان کی گوج سے لرز اٹھا تھا۔

پھر ہر منظر بہت دھمہ پڑ گیا۔میرک داؤد چند سپاہیوں کے ہمراہ شاہ وائل اور زینپ یلدیز کی لاش واپس محل لے جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

ایڈم الپ اور ایلف لارا سرخی میں ڈوبے دلیری سے قدم دشمن کی طرف بڑھانے لگے۔

"ہم جب بچے تھے تو ہم کھیلتے تھے لیکن آج جو کھیل ہم نے کھیلا ہے وہ ہماری سلطنت کو کئیں صدیوں تک زندہ اور قائم رکھنے والا ہے۔"

"میں آیڈم الپ مرنے سے پہلے ان سب کو جہنم میں بھیجوں گا۔"

"میں ایلف لاراموت کو تب تک خود پے حاوی نہیں ہونے دوں گی جب تک کہ یہ سب جہنم کی گہرائیوں میں ناپہچان جائیں۔"

وہ دونوں عزم سے آگے بڑھے اور منظر پھر سے تیز ہوا یکے بعد وہ لاشیں گراتے گئے۔

ایڈم کے سامنے فلیپ آیا تھا۔"براؤن تم۔۔۔ایسا کیسے کر سکتے ہو براؤن۔۔واپس آجاؤں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

فلیپ نے محبت کا جال پھینکا مگر ایلف نے پیچھے سے اس کی کمر چیری، آیڈم نے اس کے پیٹ میں تلوار گھسائی۔۔۔نیچے سے اوپر پورے وجود کو چیر دیا۔انجا ممممممم۔۔۔۔آیڈم چلایا۔۔۔

"فقت جہنم۔۔۔"

ایلف اور وہ زمین پے جا گرے۔۔۔ تھکن سے چور۔۔۔دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔اور مسکرائے۔۔ان کے جسم لہولہان تھے۔

"تمہارے خط میں ہمیشہ میرا نام ہوتا تھا آیڈم۔۔۔ کوئی اور پڑھ لیتا تو۔؟"

"آیڈم کا طلسم کون توڑ سکتا ہے ایلف کے سوا۔۔"

"تمہیں یاد ہے جب میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تمہاری شہزادی نہیں بنوں گی۔۔کیونکہ تم بہت کم بولتے ہو۔" ایلف یہ کہتے ہوئے دل کھول کر ہنسی۔

"ہاں مجھے یاد ہے ایلف، اور تم نے شادی پے سفید لباس پہن کر منہ پھولا رکھا تھا۔ کیونکہ میں نے تمہاری تعریف نہیں کی تھی۔" ایڈم نے چہرہ موڑتے ہوئے اسے دیکھا۔ اور ایک بھرپور قہقہہ لگایا۔۔۔

"مجھے تم سے نفرت ہے آیڈم۔۔۔" "مجھے بھی ایلف۔" اس کے ساتھ وہ مسکرائے اور اپنے ارد گرد جمع ہوتے فوجیوں کو دیکھا۔

"کیا ہم میں ان سے لڑنے کی طاقت باقی ہے۔" ایلف نے سوال کیا۔

شاید نہیں لیکن ہم لڑیں گے۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما اور اپنے اندار موجود بچی آخری قوت کا استعمال کرتے ایک ہی وار سے سب کو چت کر ڈالا

www.novelsclubb.com

النفوس کی پہاڑی پے ڈوبتے سورج کے سامنے، تیز ہواؤں میں وہ دونوں زمیں پے گر پڑے تھے گھٹنوں کے بل اور ایلف نے آیڈم کے ماتھے سے اپنا سر ٹکا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیا۔ سورج کی ڈوبتی کرنیں جو اچھائی کی جیت اور فتح کا علان کر رہیں تھیں۔ وہ دونوں کے عین بیچ سے ہو کر گزرنے لگیں۔۔ وہ یوں ہی ماتھے سے ماتھا ٹکائے بیٹھے تھے۔

''آیڈم میں نے وعدہ پورا کیا۔"

''ایلف میں نے بھی وعدہ پورا کیا۔'

''ہم نے سلطنت کو بچالیا۔ ہم نے اپنو کو کھو دیا، جنگ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔ مگر ہم نے برائی کو ایک لمبے عرصے تک دفنا دیا۔"

"آج ہم دشتِ احرام سے آزاد ہوئے۔ ان تکونی جنگلوں کی باڑوں سے۔"

ایلف نے آیڈم اور آیڈم نے ایلف کو پالیا۔ آج ایک نئی دستان شروع ہوئی۔۔

اب دور کھڑی قسمت کی برائی دبک کر بیٹھ گئی۔۔ لیکن اپنے اندر انتقام کی آگ لیے۔ یہ جنگ کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد

www.novelsclubb.com